ماشاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله که درین زمان نسخهٔ نادر روزگار در حالات حضرت سید بدیع الدین شاه مدار علیه الرحمة والرضوان

مختصر البیان

من تالیف منیف جناب سید محمد امیر حسن صاحب مداری از اہتمام ناچیز محمد عبدالعزیز

در مطبع عزیزی واقع کانپور مزین بزیور طبع گردید ۱۳۱۱ھ

Www.MadaariMedia.Com

حق تالیف محفوظ ہے

دم مدار
بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

قطعہ
از دفتر منشور ذوی سربریر صاحب الرقم تاریخ وفات *
علیہ وسلم بطیبین بر قطعہ احمد شمار *
حضور دیدہ نعمت مخدوم زمین زیبای دوران *
تا دیدم ببا حسین ورد دیوان جہان زیبای دوران *
حسنت دل ستہ پہ فیض دوم از احسن التواریخ ۱۲ * *

قطعہ
از اشرف زمین یکی بدر منیر سے * چون نبی نہ زمان
نظم تاریخ وفات بہ بسکار * حسین بخش * چون بحر زمان
آن سالک طریق الٰہی حسین بخش * ہاتف بگفت سنہ سرازعمال ...
رفت بسوے گلشن جنان * از احسن التواریخ ۱۲ * *
جا ست حسین بخش بادیع ارم بجوان ۱۳۰۱ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝
نورس بستان کلام قدیم ۝

الحمد لولیہ البدیع الذی خلق الانسان اشرف المخلوقات واصطفٰی
منهم الانبیاء والمرسلین علیهم افضل التحیات لیذهبوا بهم الی النور
من الظلمات وختم النبوة والرسالة علی سیدنا ومولانا محمدن صلعم
المصطفٰی صاحب الوحی والشفاعات ورفع اولیائه باعلی الدرجات
واعطی لانبیائه المعجزات ولاولیائه الکرامات لیعجزوا به
المنکرین والمبتلین والصلوة والسلام علی نبیه الذی هدانا الی الطرائق
المستقیمات وعلی اله واصحابه الذین افاضوا علینا فیوض البرکات
وعلی اصحاب السلاسل الذین نقوا قلوبنا بالتوجهات والمراقبات
منهم شیخنا وسیدنا صاحب السلسلة العالیة المداریة قطب الا
قطاب قطب المدار بدیع الحق والملة والدین علیه افضل التسلیمات
وعلی سائر الصلحین برحمتك یا غیاث المستغیثین والمستغیثات
اما بعد راقم السطور خویدم الفقرا احقر زمن محمد امیر حسن مداری القنفوجی غفر اللہ ذنوبه وستر
عیوبه ابن شاه حسین بخش علیه الرحمة المعروف بشاه آخون مرحوم مغفور۔ بامتثال ارشاد واجب متثال
جناب مستطاب اوستاذنا المکرم ومخدومنا المعظم مولوی محمد شکر اللہ صاحب منعم مداری الارغونی

لا زالت شموس افاضتہم مضیئۃ کے حالات تاریخی حضرت مرکز دائرہ ولایت مرجع ارباب ہدایت نوباوۂ بوستان رسول الثقلین گلدستہ گلستان جناب حسنین وارث الانبیاء والمرسلین محبوب حضرت غفار سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ کے کتب تواریخ سے کہ بیشتر زبان عربی و فارسی تھین بطور اختصار انتخاب کر کے حالات خلفا حضرت ممدوح کے انتخاب کر رہا تھا کہ ایکروز نخلبند گلشن فراست شاخچہ پیوندچمن کیاست ثمر شیرین رس گلشن اتحاد منشی گلاب سنگھ ولد گمانی سنگھ متوطن ترواخاص ضلع فرخ آباد ملازم راجہ بکرم عہد کرن راجا دیت نراین سنگھ بہادر رئیس ریاست راج تروا نے کہ قدر دان علم وارباب علم کے ہین اور شوق علم تواریخ سے زیادہ رکھتے ہین ہنوز انتخاب پورے طور سے حسب منشاء اوستاذی موصوف الصدر نہو چکا تھا کہ قدر دانی کو کام فرما کر ادسیقدر حال کی ترتیب دینے پر بہت اصرار فرما کر مجبور کیا کہ قبل میلہ بسنت کہ اوس وقت مین مکنپور مجمع خلائق نزدیک و دور ہوتا ہی یہ کتاب طبع ہوکر ہدیۂ ناظرین وشائقین کردنگا ناچار عجالتاً انتخاب حالات خلفا حضور فیض گنجور ملتوی کر کے اس خلاصہ کو ترتیب دیکر موسوم بہ **مختصر البیان** کیا ناظرین سے امید ہی کہ سہو وخطا کو کہ لازمہ بشریت ہے معاف فرما کر جس جگہ ربط عبارت بامحاورہ مین خلل پائین تو ذیل عاطفت سے چھپائین اور اس نحیف کو دعائے خیر سے یاد فرمائین مخفی نرہے کہ مورخان باخبر وراویان معتبر نے احوال حضرت سید بدیع الدین قطب المداریون تحریر فرمایا ہی اور اسطرح اہل سیر نے حوالہ کلک گوہر سلک کیا ہی کہ حضور فیض گنجور سید صحیح النسب چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے اولاد مین ہین نام آپکے والد ماجد کا قاضی قدوۃ الدین سید علی حلبی ہی وطن شریف شہر حلب ملک شام ہی حق سبحانہ تعالے نے آپکی ذات مستجمع صفات مین وہ خوبیان عطا فرمائی تھین جنکی تصدیق ہمارے رسول کریم قبل اس گروہ والا شکوہ یعنی گروہ اولیاے عظام وصلحاے کرام کی زبان قضا ترجمان سے ارشاد فرماتے ہین قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِيَاءُ اُمَّتِي كَاَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ اور دوسرے مقام پر اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ

مین دار دنیا سے دار آخرت مین تشریف لیجاتے ہیں بہ فحوای کلام بشارت التیام انھین کی شان مین اللہ پاک فرماتا ہی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اور دوسری جگہ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝ کا مضمون ارشاد فرماتا ہے اور جابجا کلام پاک مین مذکور ہی بہر کیفیت فریق بہتر و افضل ہی جس کسیکو جسقدر مرتبہ اوسکی جناب سے عطا ہوا ہی وہ اوسیقدر اپنے کام پر مامور بامر اللہ ہی۔ حضرت کا نام خاص بدیع الدین لقب قطب المدار عرف شاہ مدار کنیت ابو تراب ہی قطب المدار ایک منصب جلیل القدر کا نام ہی حصول اس مرتبہ کا باعث عالی مرتبت ولایت سے ہی عزل و نصب رجال اللہ و انتظام کونین اوسکے ہاتھ مین حقتعالی نے دے رکھا ہی اوسکو قطب الاقطاب قطب العالم قطب الارشاد قطب کبری قطب اکبر بھی کہتے ہین بحر المعانی مین منقول ہی کہ مدار کل موجودات کونین اوقات قطب المدار ہوتے ہین اور کتاب نفائس الاخبار سے مروی ہی کہ شاہ مدار گلزار ابراہیم ہی اور نام اوسکا سید بدیع الدین ہی اور لقب شاہ مدار اور خوابگاہ مکن پور سرکار قنوج ہی مشرح کیفیت صوفیہ علیہ الرحمۃ کی کتابون سے ظاہر ہی الغرض کمالات صوریہ و معنویہ حضرت شاہ مدار کی ذات ستودہ صفات مین حق جل وعلا نے پیدا کیے۔ جب آپ پردۂ اختفا سے عالم ظہور مین رونق بخش ہوے اور خانہ علی حلبی کو یکم شوال ۲۴۲ ھجری مین منور فرمایا اور پیدا ہوتے ہی سجدۂ شکر جناب باری ادا کرکے بزبان فصیح وحدانیت اوس واحد حقیقی اور رسالت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ایسی ادا فرمائی کہ حاضرین وقت کو تعجب رونما ہوا اور بعض عجائبات مثل روشنی و خوشبوئی وغیرہ ہمکے ایسی ظہور مین آئی کہ جس سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ مولود ولی ازلی ہے چونکہ اس قوم کو خالق نے سعید ازل پیدا کیا ہی۔ اور درجہ اختصاص دے رکھا ہی ایسے امورات کا وقوع اور کرامات کا شیوع محل تعجب نہین تخلیق خاص و عام مین یہی فرق ہی کہ حالات اور عادات یکسان اور ایک حالت پر خاصگان بارگاہ الوہیت اور محبوبان درگاہ احدیت کی نہین ہوتی چنانچہ ولایت عامہ و خاصہ مین زمین و آسمان کا فرق ہی الحاصل ایام طفولیت مین

اطفال کے ساتھ کبھی مشغول بلہو ولعب نہوئے اور روز بروز طرح طرح کی عمدگیان ظہور مین آتی ہین
جب آپکا سن شریف قابل تعلیم علوم کے ہوا تو آپ کے والد ماجد نے تحصیل علم کے واسطے اوستاد
تلاش کیا مولانا حذیفہ شامی کہ علامۂ زمانہ اور اوس عصر مین یکتا و یگانہ تھے اونکو تفویض فرمایا
اونھون نے مدت العمر مین اس شوکت و شان کا کوئی طالب علم دیکھنا کسکا سُنا بھی نہ تھا
بہزار دل و جان ایسے لائق و فائق کو علم سے آشنا کیا۔ پہلے ہی روز رموز فقر الف سے شروع
ہوئی اور مثل آموختہ کے بلا تکان و تردد وقت مطالعہ کے کتاب اختتام کو پہونچی دیکھنے والون کو
اور بھی زیادہ مقام حیرت کا ہوتا چونکہ حالات انکے مشتہر ہو ہی رہے تھے بخیال اسکے ظاہر تھا
کہ یہ ولی ازلی ہے چنانچہ اسیطرح درس تدریس اختتام کو پہونچا اور تھوڑے ہی زمانے مین آپ
فارغ التحصیل ہوگئے اور علوم نوادر مثل ہیمیا و سیمیا و ریمیا و کیمیا کے آپ کی طرح دوسرا کم جانتا تھا
اور کتبہای آسمانی اور صحائف کے حافظ تھے کیا عنایت لم یزلی ہے جسکو وہ اچھا کیا چاہتا ہے
اوسکا عنوان اور ہی ہوتا ہے اور روز بروز آفتاب خوبی و اجلال عروج پر پہونچتا ہے شوق لقاء اللہ
دامنگیر ہوا وقت اعلان و اظہار کرامت کا قریب پہونچا والدین کی خدمت مین آکر عرض کیا
کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً کا ارادہ ہے اجازت دیجیے اس ارادہ کو پسند کیجیے آپکی کوشش کے
نتیجہ سے علم اختتام کو پہونچا آپکا مدعای دلی بر آیا اب رجحان طبیعت اور میلان حمیت یہ بات
چاہتی ہے کہ ہمارا شاہد حقیقی جو رگ گردن سے قریب ہے ہاتھ آئی اور وہی حاضر و ناظر ہر دم و ہر ساعت
اپنی آنکھونمین سمایے مادام اسی لطف و آرام سے شاد کام رہون ایکدم اور ایک لحظہ ناکام نہون
غرضکہ والدین نے حافظ حقیقی کو سپرد فرمایا اور اجازت سفر لخت جگر کو دیکر اشکو نکا تار آنکھون سے
غم مفارقت نور بصر مین باندھ دیا آپ اسیطرح اوستاد سے مرخص ہوکر اون غوامضات کو جو اوستاد
سے پہونچے تھے اونھین کے ذکر و فکر مین شبانہ روز رہتے اور طے مسافت مین کوشش فرماتے
چلے جاتے تھے کہ اثنای راہ مین ایک غار تیرہ و تار نظر آیا آپ اوسکو گوشۂ عافیت تصور کر کے
اوتر پڑے اور مدت دراز تک مشغول بطاعت معبود حقیقی رہے ندای غیب آئی کہ وقت حصول

مطلب اصلی قریب پہونچا مراد ملتا آپ ہوشیار ہو بہتا ہو مرد عازم مقصد خداطلبی ہوے رفتہ رفتہ پہ جویان حق مکہ معظمہ مین پہونچکر حج بیت اللہ مین تھا کہ عین طواف مین ندا ہوئی کہ تمھارا جد امجد تمھا را منتظر ہے مدینہ پہنچو اس مژدہ راحت افزا بشاشت انتما کے بعد حصول فراغ حج بیت اللہ عازم مدینہ طیبہ ہوے بعد طے مراحل و منازل کے مدینہ مین داخل ہوے اور مرقد اطہر پر حاضر ہو کر چاہتے تھے کہ آنکھونکو پائین مزار توتیای خاک سے آشنا کرین اور جبین نیاز کو آستانہ پاک پر رکھین کہ السلام علیک یا ابنی کی آواز آئی اور مرحبا خوش آمدی کا مژدہ گوش تک پہونچا بعد قدمبوسی آستانہ مشغول بہ درود خوانی ہوے اور حالت استغراق مین مستغرق رہے اوسی شبکو روح ذات پاک صاحب لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ سے یہ جگر گوشہ علی ولی ازلی مشرف ہوا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال رافت و رحمت سے انکا ہاتھ اپنے دست حق پرست مین لیا اور تلقین فرمایا اور طالب مولی کو توجہ خاص سے طلب حق کا مزہ چکھایا اور بعض روایت سے یون ثابت ہوتا ہے کہ اوس وقت خاص مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مخاطب ہوکے ارشاد فرمایا کہ یہ جوان تمھاری نسل سے ہے بارگاہ حق سبحانہ تعالی مین بہت فہیم قربت والا منزلت ہے بافضال الٰہی قطب المدار ہوگا با کرام نامتناہی مقامات علیہ پائیگا اسکو تعلیم علوم سنیہ کی کرو اور ترتیب تربیت مین کماحقہ سعی کرکے پھر حاضر کرو چنانچہ اسد اللہ الغالب نے غوامضات معرفت و نکات حقیقت کی تعلیم فرماکے حضور مین پیش کیا حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے نور باطن سے پیمانہ مراد لبریز فرمایا اور تشنہ کام زلال لقائے ذوالجلال کو شربت وصال محبوبیت سے سیراب کیا اور تاج نیابت سے فرق شہنشاہ ولایت کو سرفراز فرماکر واسطے ادای شکریہ اس نعمت کے حج بیت اللہ کا حکم دیا اور یہ بھی ارشاد کیا کہ بعد فراغ طواف کعبہ ملک ہند کو جاؤ بہت مخلوق گمراہ تمھاری ہدایت و ارشاد کی برکت سے راہ حق پر آئینگے ورطۂ ضلالت سے بچکر راہ راست پر ہو جاوینگے الغرض بس از حصول اجازت والا صاحب قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی حج سے فراغت ہوکے نجف اشرف و کربلای معلی و دیگر

مزارات پر ہوتے ہوئے عازم ہندوستان ہوئے واقعات راہ وقائع ہین طویل اور حکایات وکرامات سفر سوانح ہین بعدیل لائق گنجایش ان اوراق کے نہین المختصر آپ سیر دی زمین فرماتے ہوئے ہندوستان کی طرف متوجہ ہوئے صاحب بیان محمودی لکھتے ہین کہ جب سفر ہندوستان کا قصد حضرت قطب المدار نے مکہ معظمہ سے کیا تو چند روز خشکی کی راہ طے کرنا ہوا پھر جہاز پر سوار ہوئے اہل جہاز کو ایک روز حضور پند ونصائح سے ہدایت فرمارہے تھے کچھ فضائل نبی آخرالزمان سلطان انس وجان کی زبان درفشان سے ارشاد ہوئے اوس گروہ کو تعصب نے اتنا لیا اور بدعقیدگی نے ایسا پراگندہ کیا کہ اپنی طبیعتون کو اون گستاخون نے دوسری طرف پھیر دیا اور باہم گفتگو شروع کر دی مشیت ایزدی باد مخالف کے صدمہ سے جہاز دوپارا ہوگیا اور لطمات فنا نے جہازیون کو گرداب فنا مین گھیرلیا: صرف ایک تختہ پر گیارہ آدمی رہگئے اور باقی اہل جہاز رہگرای مطمورہ نیستی ہوئے آپ صحیح وسالم اور دس آدمی راکب وہی تختہ کے صدمہ تلاطم امواج دریا سے محفوظ رہے ہیبت اور قہر الٰہی اون مردمان باقی ماندگان کو حضور دکھلاتے اور سمجھاتے کہ غور کرو یہ وقوعہ نمونہ طوفان نوح ہوگیا اور تم لوگون کو اوس ناخدائے حقیقی نے کیسا بچا دیا اب بھی اپنے کفر وشرک سے پاک ہوجاؤ اوسکی وحدانیت پر ایمان لاؤ توکیا عجب جو اپنی رحمت وعنایت سے ساحل نجات پر پہونچا دے اور اس ورطہ ہلاکت سے کنارہ حیات کے لگا دے مگر اون نامزایان کی شامت نے ایک بھی پذیرا نہونے دیا کیا خوب کسیکا شعر ہے

ے نصیبی نیست از اہل کرم برگشتہ بختان را ٭ کہ ہرگز پر نسازد کاسہ گرداب را دریا ٭ علی ہذہ جب ہمارے رسول کی نصیحت نے بوجہل مین اور نوح کی وصیت نے کنعان مین اثر نکیا تو کیونکر انہین اثر ہوتا ے چو استعداد نبود کار از اعجاز نکشاید ٭ مسیحا کی تواند کرد روشن چشم سوزن را ٭ یہ تو امر حق کے پہونچانے والے راہ بر حق کے بتلانیوالے ہین اور شقی ازل سعید نہین ہوتا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ آخر دہ شدت بھوک وپیاس سے ایک ایک دس روز مین راہی عدم ہوئے پر ایمان نہ لائے آپنے اون لوگون کو

اپنی زیارت سے محروم رکھا اور سخت بیزار اون مدعیون سے ہوئے آپ قوت ریاضت اور صفائے
باطن سے زندہ رہے لیکن اون ناعاقبت اندیشون کی حالت زار دیکھکر اکل و شرب سے آپکی طبیعت
اور بھی زیادہ بیزار ہوگئی اور حق سبحانہ تعالیٰ سے اس بارہ مین دعا چاہی کہ بے نیاز تیرے نزدیک
کچھ دور نہین ہو مجھسے تو اس خواہش کو علیحدہ رکھے درگاہ قادر بیچون و بیچگون مین یہ مناجات مستجاب
ہوئی اور اس مرتبہ ذیشان پر پہونچایا اور ممتاز خلائق فرمایا چونکہ وقت رحمت آلہی تھا سامان قبولیت
دعا کے ظاہر ہونے لگے یعنی ایک عمارت عالیشان دور سے نظر آئی آپکو ناخدائے حقیقی نے ساحل
نجات کے ہمکنار کیا آپ اوس تختہ سے اوترکر اوسطرف جدھر یہ مکان عالیشان نظر آتا تھا چلے
قریب پہونچکر کیا دیکھتے ہین کہ دروازہ اُس حویلی پر ایک مرد بزرگ صورت فرشتہ سیرت کھڑا ہے
اور نام لیکر سبقت سلام کرتا ہو اور کہتا ہو کہ ہمارے صاحب تمہارا انتظار فرماتے ہین آپ کو وہ پیر مرد
اوس مکان جنت نشان کے اندر لیگیا۔ ایسا مکان نہ کبھی آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سُنا
جسمین ایک تخت مرصع و مکلل پر ایک بزرگ تشریف فرما ہین اونھون نے کمال شفقت و عزت سے
بلاکر اپنے پاس جگہ دی آپ نہایت ادب سے بیٹھ گئے کھانا طلب فرماکر پیش کیا آپ نے عذر کیا ارشاد
فرمایا کہ نوش کرو چونکہ باعث انکار وہی تھا جو جہاز پر معائنہ مین آیا کہ وہ لوگ بھوک کے صدمہ سے
ہلاک ہوے تھے جب یہ فرمایا کہ پھر کبھی خواہش کھانا کھانیکی نہوگی یہ اللہ پاک نے تمہارے واسطے
طعام ملکوتی بھیجا ہی آپ نے محظوظ ہوکر رغبت کی تب اوس بزرگ نے اپنے ہاتھ سے حضرت سید بدیع الدین
قطب المدار کے مُنہ مین نو لقمے شیر برنج کے کھلاے جو لقمہ حلق سے فرو ہوتا تھا ایک فلک کا حال منکشف
ہوجاتا تھا غرضکہ از عرش تا ثریٰ سب حال اپنر مبرہن ہوگیا پھر ایک دستار اور پیرہن واذار کو
عطا فرماکر ارشاد کیا کہ تمام عمر کو تمہاری یہ کافی ہی کبھی حاجت دھونے اور پُرانے ہونے کی نہوگی
یہ لباس بہشتی ہی انشاء اللہ تعالیٰ ظہور ولایت تمہاری حیات و ممات مین یکسان اور کرامات
باہرات سے فیضیاب ایک جہان رہیگا اور خطاب قطب المدار سے زمانہ مین مشہور و معروف ہوگی اللہ
تعالیٰ نے ان نعمات دو جہانی سے سرفراز فرمایا۔ اللہ کو سپرد کرکے رخصت کیا آپ اوس حویلی سے باہر آئے

توکیا دیکھتے ہین کہ نہ وہ باغ ہی اور نہ وہ بزرگ اللہ کی قدرت کو دیکھکر متحیر ہوا اور اوس عطیہ کو زیب بدن پایا تو ششدر ہو سر بمراقبہ ہوے بعد ایک ساعت کے ہاتف غیب نے آواز دی کہ وہ مرد نورانی سر حلقہ ملائک عنصری ہی اور اوسکا تصرف تمام ربع مسکون پر ہی اور ساتھہ صفت انوار جمال وجلال الوہیت کے موصوف ہوا ہی اور خدا کے حکم سے انبیا اور اولیا کو فیض خاص پہونچا ہی اوسکا نام شلیمیثا ہی اور جو کچھہ کہ دیکھا فیض تصرف اوسکا تھا کہ بواسطہ ذات احدیت سے وصول کیا ہی پس جسوقت تجھکو ضرورت کسیطرح کی پیش آوے اور تو متردد ہو تین بار اوسکا نام لینا وہ مددگیری کریگا اور قیامت تک تیرا معاون رہیگا اور بعض روایات مین اسطور سے مذکور ہے کہ یہ افتخار خرقہ وطعام حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست حق پرست سے عطا فرمایا تھا اور طعام ملکوتی کھلایا تھا غرضکہ تصدق اوسی جناب کا ہی بہرطور حصول ان نعمتون کا بروایات صحیح علی الاعلان مشہور زمانہ ہی الغرض حضرت قطب المدار بارادۂ سفر ہند بندر کھمات سے ہندوستان مین داخل ہوے دوسرے روز ایک مرد بدلائی جسکا نام ملا اوس تھا اوس صحرا مین ہمراہی والا سر زمین گجرات تک مراسم رفاقت سفر ادا کرکے رخصت ہوگیا حضرت شاہمدار دیار گجرات مین رونق بخش ہوئے اور حل مشکلات بندگان خدا کی فرماتے متوجہ طرف بلاد ہندوستان کے ہوے آپکی ہدایت وارشاد کی برکت سے بیشمار مخلوق مستفیض ہونے لگی اور داخل زمرۂ اہل حقین ہوئی ایک عرصہ اسی طرح قریات وقصبات وغیرہ مین زینت بخشی فرمائی بعد ازان مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کا آپنے قصد فرمایا پس از فراغ حج وانفراغ زیارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملک عرب کی سیر فرماتے شرف کاظمین شریفین حاصل کرتے ہوے بغداد مین پھر رونق بخش ہوے ارجاع خلائق اور مرجع اہل حاجات دربار والاہوا اللہ جل شانہ عم نوالہ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجمع کمالات ومنبع تفضلات پیدا کیا اور جو جو انعام واکرام اور انبیا علیہ السلام کو علحدہ علحدہ مرحمت ہوے وہ اور ماسوا اونکے اور کمالات آپ کی ذات والا درجات مین تفویض فرماے لی سبحان اللہ کیا نظر الطاف ہے ایک مرتبہ معجزہ اختیار

فتوح اسلام آپ کی زبان قضا ترجمان سے صادر ہے اقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَوْبَانَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَأَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَسَیَبْلُغُ مُلْکُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا سو مین نے زمین کا پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا سو جہانتک مین نے دیکھا ہی وہانتک میری امت کی بادشاہت ہو نچیگی چنانچہ اور بزرگان دین متین اور علمای مصید تحسین و آفرین کہ وارث انبیا ہین علم الٰہی سے پیش گوئیان کرتے رہے اور وقوع اونکا اظہر من الشمس زمانہ ہوتا رہا اکثر گمراہ ایسی کرامات کے معائنہ سے راہ حق پر آئے اور ترک گمراہی کر کے راہ راست پر آگئے الغرض علم فتح و نصرت سلاطین نیک آئین اسلامیہ محمدیہ ہر جا بر سو بلند و نصب ہوا اور رایت تلقین و ارشاد اولیای امت نے ہر جانب بڑی شوکت و شان سے استقرار پایا روایت ہے کہ ایکروز بی بی نصیبہ بنت حضرت سید ابو صالح نے اپنے برادر حقیقی حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی بقای نسل کے بارہ مین استعانت دعا چاہی اونھون نے کچھ ادعیات اور اوراد اونکو ضبط کرائے اور خود بھی جناب باری مین مناجات کی لیکن اوسکا کچھ ظہور نہوا چونکہ ہر کام کیواسطے اللہ پاک نے وقت مقرر کر رکھا ہی کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِھَا نظر برین وہیمہ خاصان خدا کی کیفیت یہ ہی کہ راضی برضا اوس خالق کبریا مین رہا کرتے ہین چنانچہ قصہ حضرت زکریا مشہور ہی غرضکہ خاموش ہو رہے دوسری مرتبہ پھر بی بی موصوفہ نے مایوسی ظاہر کی تو ارشاد فرمایا کہ اضمحلال رنج و ملال مت اختیار کرو یہ کام دعای سید بدیع الدین قطب المدار پر موقوف ہی غم نکھا قریب ہی کہ وہ وارد بغداد ہون اور اونکی برکت خلق اللہ مین اثر کرے اور مطلب تمھارا اونکی کوشش سے برآوے یہ علم غیب نکھا جاویگا بلکہ اسکو یون کہین گے کہ پیغمبرون کو بذریعہ وحی اور اولیا اللہ کو بوسائل الہام علم حاصل ہوتا ہی یہ انعام رب ہے الغرض اہل بغداد و نیز دیگر نواح کے اہل حاجت ہمین حضرت قطب المدار کامران ہو کر شاد و فرحان ہونے لگے۔

مشرب ملت فروغ دولت مکرمت والا کی شہرت عظیم ہوئی بی بی نصیبہ خبر آمد والا سنکر اپنے بھائی
سے اجازت لیکر حاضر ہوئین آپنے فرمایا ہمشیرہ کیا تمنا ہی تمہاری نام ہی بی بی موصوفہ نے کہا ان
اولاد کے بارے مین امداد دعا چاہتی ہون میرا دارومدار آپکی رونق افروزی پر تھا سو للہ الحمد وہ
دن اب نصیب ہوا حضرت نے مناجات کی کہ ای پروردگار تیرا دریائے کرم بیپایان ہی اور ای کردگار
تجھکو دشوار آسان ہی اس نصیبہ کو صاحب ولد کر اور دو لڑکے صالح اسکو عطا فرما دعا مستجاب ہوئی
حضرت نے بی بی عفیفہ سے فرمایا کہ ای بہن اوسمین میرا بھی حصہ ہے ایک مجھکو دینا اور ایک تم رکھنا
اونھون نے جواب دیا بہت مبارک انشاء اللہ دونون آپ ہی کے ہونگے غرضکہ بعد اس گفتگو کے
بی بی صاحبہ مکان کو واپس آئین اور اپنے بھائی سے تمام حال معرض بیان مین لائین اوس
برگزیدہ آلہ نے خوش ہوکر مراسم اتحاد و لوازم وداد کو طبق ملاقات و معانقات پر جلوہ گر فرمایا اور
دونون مخلصان خدا مین اتفاق کنفس واحد نے عجب لطف دکھایا کہ کچھہ عرصہ رمز و کنایہ کو چہ
فقر کیے اور سیر مقامات مکان لامکان اور مدارجات اور مناصبات کے چرچے رہے آخرش
علو مرتبت اویسیت و صمدیت حضرت قطب المدار پر وَفَضَّلْنَا عَلٰی بَعْضٍ کُمْ بَعْضًا ارشاد فرمایا
اور علوم نوادر ذات والا مین بے مثل ولا جواب پائے اور درجۂ مداریت کو افضل مدارجات ولایت سے
فرمایا الغرض آپ مامور بامر اللہ وہان سے متوجہ طرف دکوس کے ہوئے اوس جگہ آپ ایک عرصہ
تک مشغول بطاعت خالق مطلق رہے بعدہ پھر کاظمین شریفین کا ارادہ کرکے اور مزارات امام مین
پر ہوتے ہوئے بغداد مین وارد و صادر ہوئے بی بی نصیبہ نے نزول اجلال و حلول اقبال سید
شاہ مدار کی خبر پائی خیال گذرا کہ اونکی دعا سے دونون لڑکے پیدا ہوئے اور سن شعور کو ماشاء اللہ
پہونچے اب ایفاء وعدہ لازم ہوا شفقت مادری نے جوش مارا اور قاعدہ کی بات ہی کہ اولاد سے
زیادہ عزیز دنیا مین کوئی شی نہین یہ والدین کے قرۃ العین اور لخت جگر نور بصر ہین مصلحتاً بہانہ
تجویز اکہ اس صورت سے جدائی فرزند ہوگی گڑھی بن جائیگی اَلْحِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ اَلْاَکْبَرُ
آستانۂ پاک پر حاضر ہوئین اور بلوازم آداب بجا لائین آپ نے کمال مہربانی مبذول فرمائی

اور کہا ای ہمشیرہ ایفاے اقرار فرض ہی اونھون نے عاقبت کا را در شدنی اضرار سے بیخبر ہو کے فرمایا کہ ایک موجود ہی اور ایک افسوس کہ مرگیا آپ نے فرمایا ہین کیا کلام ہی جب پھر بھی کہا تو ارشاد ہوا کیا مرگیا کہا کہ ہان کہ معا تہے صاحبزادے سید محمد کوٹھے سے گرکر راہی عالم بقا ہوے اس خبر وحشت اثر نے بی بی نصیبہ کے جگر کو پاش پاش کردیا آخرش نظر بآیۂ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت کر کے صبر اختیار کیا مگر گاہی خطرۂ بہانہ دلگیر اور وعدے خلاف بیان دامنگیر ہوتا کہ اتنے میں جسد مجہم کو ھیہات ہاتھ سے دیا غرضکہ اسی پیچ و تاب مین خاموش تھین اور لوگ تجہیز و تکفین کی تدبیر کرتے تھے جب سب سامان ہوچکا تو اوس مسیحای کرامت نے نعش سید محمد کو طلب کیا اور جب پاس منگا لیا تو فرمایا جانِ من جنتی کہ معا بمشیت ایزدی قندیل خاکی حضرت سید محمد کو شمع روح نے منور کیا جب یہ مژدہ گوش گذار ہر صغار و کبار رہوا تو سید احمد برادر خرد جنتی و میر شمس الدین حسن عرب و میر رکن الدین حسن عرب برادر زادۂ بی بی مغفورہ مرحومہ بہمراہی مہر سپہر کرامت ماہ چرخ ولایت مستعد برفاقت ہوے اور حلقۂ بیعت خلافت مین آکر رفیق سفر و حضر رہکر نعمات دوجہانی و لذات جاودانی سے ہمدوش و ہم آغوش ہوے بغداد سے مدار العالمین معہ رفیقان جانباز یکہ تاز میدان راز و نیاز کربلای معلی پہونچے اور ماہ محرم کا ہلال آستانۂ شہید کربلا سبط رسول اللہ پر دیکھا اور بعد عشرہ نجف اشرف مین چندے قیام کیا اور حضرت سید جمال الدین و حضرت سید احمد و میر شمس الدین حسن عرب و میر رکن الدین حسن عرب قدس اسرارہم کو معتکف فرماکر عازم ہند ہوے الغرض رفتہ رفتہ حضور زینت افزاے اجمیر ہوے اور کوکلا پہاڑی پر قیام فرمایا خواجہ صاحب خبر آمد والا سنکر برای ملاقات مقام استقامت اوس شہنشاہ ولایت پر تشریف لائے اور مراسم اخوت کمال خلق و محبت سے جانبین مین ایک عرصہ رہے جبکہ شہنشاہ اقلیم ولایت اور سلطان کشور سیادت پہاڑی پر فروکش ہوا تھا اور اوس سرزمین کو قدوم میمنت لزوم سے نورگین کیا تھا ابتک ایک نہ ایک نہنگ دریای جبروت اور پلنگ بیدای ہاہوت خاندان مداریہ سے کوس افتخار اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ صبح و شام بجاتا ہی اور چراغ دودمان والاشان اور مصباح خاندان عالیشان

نور ریاضت سے ہر روز روشن کرتا ہی گروہا گروہ بقافلہ سالاری مردان الی اللہ اور خاصان خدا
باتباع جامعہای جامع اللہ جوق جوق ہر سمت سے تقریب عرس کرتے ہین اور اپنا مال و اسباب
فی سبیل اللہ صرف کرتے ہین کیا خوب کسیکا شعر ہے ؎ بر زمینے کہ نشان کف پاے تو بود +
سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود + آخرش بعد چند روز کے دیار و امصار مین سیر و ہدایت
فرماکر عازم حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً ہوے اور بعد فراغ حج نجف اشرف تشریف لےگئے اور
معتکفان حضرت سید جمال الدین جانمن جنتی و سید احمد بادیہ پا و میر شمس الدین حسن عرب و
میر رکن الدین حسن عرب کو ہمراہ لیکر سیاحت فرماتے ہوے حلب مین رونق بخش ہوے اور قصبہ
جنار کہ منضافات حلب سے ہی حضرت سید محمد ارغون و سید ابوتراب منصور و سید ابوالحسن طیفور
صاحبزادگان سید عبداللہ بن سید ابراہیم بن سید جعفر بن سید محمود حلبی برادر قاضی قدوۃ الدین
علی حلبی مذکور الصدر کو طلب فرمایا اور اپنی فرزندی مین لیکر مع صاحبزادگان و دیگر احباب و اصحاب
مکہ معظمہ ہوتے ہوے مدینہ منورہ مین بعالم روحانیت اوس شہنشاہ نامدار سید والاتبار کو بار دیگر
اتفاق حضوری سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوا حکم دیا کہ ہند کو جاؤ اور رسم تلقین و ارشاد کو عمل مین
لاؤ آپنے التماس کیا کہ ہند تو خواجہ معین الدین چشتی کو عطا فرمائی وہ خدمت ہدایت حضور نے
اونکو عنایت کرکے ہند الولی کیا مین کسطرح جاؤن اور ہر کام کے واسطے تعلق حکمی ہوا کرتا ہے آپنے
فرمایا کہ قطب کی حالت یہ ہی کہ وہ متعلق اقطاب اور اقطاب و اغواث و ابدال و اوتاد وغیرہ جمیع
رجال اللہ تابع قطب المدار ہوتے ہین اور یہ منصب نہایت عالیشان ہی کہ عزل و نصب بدان خدا
اوسکے قبضہ تصرف مین اللہ تعالی نے دے رکھا ہی اے شہنشاہ ولایت واے وارث تاج ہدایت
تو روز میثاق سے مدار العالمین ہو چکا ہی باری تعالی نے صاحب تصرف ہر جگہ اور ہر چیز کا تجھکو
کر رکھا ہے خاصان خدا ہر دم و ہر ساعت اپنی خدمت مامورہ سے ہوشیار اور اطاعت واجب التعظیم
خالق کریم کو افضل ہر چیز سے سمجھتے ہین چنانچہ وارث انبیا علماے ربانی ہین اور ابلاغ احکام الٰہی
ڈگی ماموران امر اللہ کے تعلق پس تعمیل اسکی واجب و لازم تمیز ہوئی اوس سرزمین مین متصل

کہانا اوسکے حوالہ کیا حقیقت مین وہ طعام کم تہا بظاہر اوسقدر کہانے مین کیا ہوتا کہنے لگا اسی
بعوہ درویشی ہی کل حوالہ کیا مگر چونکہ اوسکی خوراک معمولی سے نہایت ہی کم تہا لہذا وہ مکدر ہوتا
تہا آپ نے ہنسکر فرمایا کہ بسم اللہ کرکے کہاؤ انشاءاللہ اتنے ہی مین آسودہ ہو جاؤ گے کہنے لگا
عوض اس کہانے کے تبدیل مذہب نہین کرتا وہ بہی کہا گیا پر شدت بہوک نہ گئی چلا گیا کسی دن
کا اپنے ہمراہیون سے علٰحدہ ہو گیا تہا حسب الاتفاق وہ لوگ مل گئے کل پریشانی کی حالت
سالار قافلہ نے دریافت کی بیانمین یہہ بہی ذکر آگیا کشش اور جوش دریای فیض اسکا نام ہے
اور حلم اور صبر اونہین لوگون کا کام ہی کہ باوجود سخت کلامی اور بہوک کے اوسکی گستاخی کے تحمل
ہوے اور اوسکو کچہہ جواب ندیا باستماع اس کیفیت کے وہ سالار قوم مع چند احباب و اصحاب
اور اوس شخص کے متلاشی شیخ ہوا آپ مل گئے اوسنے عرض کیا کہ بسم اللہ ایسی چیز ہے جس سے
آسودگی ہو جاتی ہی شدت گرسنگی دفع ہوتی ہی یہ بات میری عقل مین نہین آتی ذہن مین نہین
سماتی آپ نے فرمایا تم لوگون کی دعوت ہی اوسنے کہا آپ فقیر ہین اور میرے ساتہہ پورا قافلہ
ارشاد ہوا کیا مضائقہ خوان پر الوان پروردگار وسیع ہی ~ بچشم آب در نگے نیست خوان
پادشاہا نرا + کہ دارد کاسہ درویش نعمت ہای الوانرا + چنانچہ جب وہ لوگ آئے ہین تو آپکے
کسی ہمراہی نے ایک قلیچہ کہ وہ آپکے افطار کیواسطے لایا تہا توڑکر اون لوگون کے حوالہ کیا اور فرمایا بسم اللہ
کرکے نوش کرو چنانچہ حق جل و علی نے ببرکت بسم اللہ شریف کے اوس جماعت کو اوسیقدر نان
مین آسودہ کر دیا جب یہ معاملہ اون لوگون نے دیکہا تو کل حلقۂ اسلام مین داخل ہوے سبحان اللہ
انکار رحم بسیم بالی اور انکا قہر قہر الٰہی ~ مجلسی کہ ذرہ گنج کبریا بخشند + ہزار افسر شاہی بیک گدا بخشند
یہ انہین کے رتبہ ہین

ذکر حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری المعروف بچشتی قدس سرہٗ

یہ مشائخ کبار ہند سے ہوے مولد بلدہ سجستان نشو و نما خراسان مین ہی
صاحبزادہ حضرت خواجہ غیاث الدین حسن مرحوم مغفور بعد وفات اپنے والد کے پانزدہ سال کا
سن شریف تہا میراث مین ایک باغ اور ایک آسیا تہی اوس موضع مین ایک بزرگ مجذوب تہے تو کل

مشہور بابراہیم قندوزی ایک روز ناگہان گذر باغ میں ہوا خواجہ صاحب اوسوقت درختوں میں پانی دے رہے تھے کہ نگاہ اون درویش پر پڑی دوڑے اور انکے ہاتھونکو بوسہ دیا اور ایک درخت سایہ دار کے سائے میں بہت تعظیم سے بٹھایا اور خوشہ انگور کے سامنے رکھے اور ادب سے دو زانو بیٹھ گئے مجذوب صاحب نے کنجارہ جھولی سے نکالکر چبائی اور خواجہ صاحب کے مونہہ میں دیدی بمجرد اوس تبرک کے نور باطن ظاہر ہوا ترک تعلق کا خیال گذرا باغ بیچکر مسافرت اختیار کی ایکمدت تک سمرقند و بخارا میں حفظ قرآن مجید و کسب علوم ظاہری میں کوشش فرمائی بعدہ عراق میں تشریف لے گئے نواحی نیشاپور میں ایک بزرگ شیخ عثمان ہارونی کہ مشائخ وقت تھے بیعت حاصل کی دو برس انکی خدمت میں بسر کی شجرہ پیران طریقت جناب یہ ہے حضرت عثمان ہارونی وے مرید حضرت حاجی شریف زندنی وے مرید حضرت مودود چشتی وے مرید حضرت ناصر الدین چشتی وے مرید حضرت یوسف چشتی وے مرید حضرت خواجہ ناصر الدین احمد چشتی وے مرید حضرت اسحق شامی المعروف بچشتی وے مرید حضرت خواجہ ممشاد دینوری وے مرید حضرت خواجہ ہبیرہ بصری وے مرید حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی وے مرید حضرت سلطان ابراہیم ادہم وے مرید حضرت خواجہ عیاض وے مرید حضرت خواجہ حبیب عجمی وے مرید حضرت خواجہ حسن بصری وے مرید حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ رحمہم اللہ علی ارواحہم اجمعین + چشت ایک موضع کا نام ہے مواضعات ہرات سے وہان کے باشندے چشتی مشہور ہیں خواجہ صاحب اسیطرح بزرگان دین کی خدمت میں سعادت اندوز ہوئے راحت شیخ فرید الدین گنج شکر خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے نقل کرتے ہیں کہ ابتدائے حال میں عجب ریاضت و مجاہدہ انسے ظہور میں آئے یعنی بعد ہفتہ کے نان خشک مقدار پنج مثقال پانی میں ترکرکے افطار فرماتے تھے اور حضرت شیخ نظام الدین اولیا سے نقل ہے کہ پوشش حضرت خواجہ معین الدین چشتی دوتائی تھی اگر کسی جگہ جامہ چاک ہوجاتا تھا تو پیوند جسطور کا دستیاب ہوتا لگا دیتے تھے جب اجمیر خرقان میں آگئے تو دو برس وہان قیام فرمایا وہانسے استرآباد میں تشریف لیگئے اور صحبت حضرت شیخ ناصر الدین استرآبادی سے مشرف ہوئے اون بزرگ کی عمر ایک سو ستائیس برس کی تھی۔

خواجہ صاحب ایک ہمراہی سے زیادہ ساتھ نہین رکھتے تھے ملک ہرات مین رونق بخش ہوئے وہانکا
حاکم یادگار محمد نام تھا نہایت بدمزاج اور امامیہ مذہب تھا کثرت جماعت مخلوق سے آپ متنفر رہتے تھے
تنہائی سمجھکر اوسی کے باغ مین فروکش ہوئے خبر آمد شاہ ہمراہی آپکا سنکر نہایت ترسان و ہراسان
ہونے لگا آپ نے اوس سے کہا تو اوس درخت کے نیچے بیٹھ کہ حاکم آن پہونچا اور اپنے ملازمان پر سخت
ناراض ہوا کہ اس فقیر کو کیون نہ اوٹھایا جو خواجہ صاحب نے اوسکی طرف نظر قہر سے دیکھا معاً
کانپ کر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا متعلقان شاہ نے جب یہ حال دیکھا تو قدمونپر گر پڑے اور سفارش
کی آپ نے اوس فقیر کو جو خائف بیٹھا تھا بلا کر کہا کہ اس حوض سے لیکر تھوڑا پانی بسم اللہ کرکے
اسکے اوپر چھڑکو غرضکہ وہ حالت اصلی پر آگیا اور مذہب سنت وجماعت کو اختیار کیا ؎
انچہ زر میشود از پرتو آن قلب سیاہ ٭ کیمیائیست کہ در صحبت درویشانست ٭ وہ حاکم سب مال املاک
اور عورت کو طلاق دیکر آپکے ہمراہ ہوا آپنے اوسکو اوسی نواح مین چھوڑا غرضکہ بعد سیاحت
بلدۂ اجمیر مین تشریف لائے دہم ماہ محرم ۵۶۱ھ تھے سید السادات سید حسین مشہدی المشہور بخنگ سوار
کہ شیعہ مذہب تھے اور خوبی صلاح وتقوی سے آراستہ سلطان قطب الدین ایبک نے اونکو داروغہ
اوس شہر کا کیا تھا اونکی صحبت کی برکت سے بہت لوگ اہل شہر داخل اسلام ہوئے خواجہ صاحب
بعہد شمس الدین التمش دو مرتبہ واسطے دیکھنے اپنے مرید قطب الدین بختیار کاکی کے دہلی تشریف
لے گئے سید وجیہ الدین محمد مشہدی المشہور بخنگ سوار کہ عم سید حسین مشہدی داروغۂ اجمیر تھے ایک دختر
بہت جمیل انکی تھی جب سن بلوغ کو پہونچی تو یہ فکر ہوئی کہ کسی خاندانی سے عقد کرنا چاہیے اسی اندیشہ
مین تھے کہ ایک شب خواب مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ فرماتے ہین کہ اشارہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ خواجہ معین الدین کے ساتھ عقد کردے چنانچہ بعد دریافت
اس کیفیت کے خواجہ صاحب کے نکاح کی تدبیر ہونے لگی خواجہ صاحب نے اس حال کو سنکر فرمایا کہ
عمر میری آخر پہونچی اور حالت پیری نزدیک ہوئی مگر بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بجز اطاعت چارہ نہین ہے آخرش اوس لڑکی کو اپنے نکاح مین لیا ہفت سال بعد از نکاح

ششم ماہ رجب ۱۲۳۳؁ ہجری کو رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ازتاریخ فرشتہ
اللہ اللہ خاصان خدا کی مشقت اور ریاضت کو غور کرنا چاہیے کہ کسطرح اپنے اوپر تکلیف اختیار کی
اور کسب ریاضت کرزراسے کیسے عالی مرتبے پر پہونچے مقام غور ہی کہ خواجہ صاحب نے پانزدہ سال
کے سن سے جو ترک تعلق کیا پھر مطلق اوسطرف ملتفت نہوے اور اکل و شرب لباس و پوشاک وغیرہ
ہر قسم کی تکالیف اس نفس امارہ کو دیتے رہے جب یہ درجۂ ولایت اور حصول سعادت ابدی حاصل
ہوا اللہ کل مومنین اور مومنات کو بطفیل اپنے ان دوستونکے توفیق نیک عطا فرماے نقل ہے
کہ حضرت شیخ الشیوخ شاہ جعفر قدس سرہ نے ایک مرتبہ بارہ برس کا اعتکاف فرمایا تمام غبار صحرا
و خس و خاشاک نے جسد اطہر کو چھپا دیا اور کثرت بارش اور حدت گرما اور شدت سرما یون ہی اوس
عاشق اللہ پر بسر ہوئی مگر مطلق اوس مستغرق الی اللہ کو اوس سے خبر نہوئی اور مدت دوازدہ سال
اسی طرح بسر کردی بعدہ جب اوس سے فارغ ہوے تو حضور سید بدیع الدین قطب المدار کے روبرو
حاضر ہوے آپ نے کمال شفقت سے آغوش مرحمت مین جگہ دی اور حضور کی عادت مین تھا
کہ جب کوئی مشقت شاقہ سے فارغ ہوتا تھا تو اوسکو نہایت دلجوئی اور مرحمت سے پاس بٹھا کر
فضائل مجاہدین اسطرح زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرماتے تھے کہ وہ اپنی مشقت بھول جاتا تھا
اور شوق ذوق کسب کمال بڑھ جاتا تھا اور ولولۂ عشق الٰہی دل مین پیدا ہوتا تھا اور یہی وجہ ہے
کہ خاندان عالیہ مداریہ زادہا اللہ شرفا کے درویش ابتک خوراک و پوشاک آرایش و زیبایش کیطرف
مائل نہین ہوتے اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر عامل بالعمل ہو کر لذات نعمات دنیا کو فانی اور
ہیچ سمجھے ہوے این پھر کیون نہ سعادت دارین حاصل ہو اور تکمیل کمال سے شاہد حقیقی سے واصل
ہون یہ وہ ریاضت وہ ریاضت ہی کہ طالح سے صالح بناتی ہی خار مین گل کھلاتی ہے اور یہ خوف خدا
وہ خوف خدا ہی جسنے لیسے لیسے مردودونکو مقبول کردیا اور وہ نخوت وہ نخوت ہی جسنے بلعم باعور ایسے
لائق کو مقبول سے مردود بنا دیا عیاذاً باللہ اسی مقام خوف و رجا پر ایمان ٹھہرا ہوا ہی اور اللہ صاحب
اپنے خاص لوگون کو بشارت دیتا ہی اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا وَّکَوَاعِبَ

اَثَرًا بَاقِیًا کَسَادِ ھَا فَاتٍ اور دوسری جگہ انکی اتقا کی داد دیتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
اَتْقٰکُمْ اور تاکید مزید اپنے بندو نپر عبادت کی فرماتا ہے قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مثل انس کے قوم جن پر بھی تاکید ہے
اور حکم عبادت دونون کے ذمہ جو انمین داخل اسلام ہین افضل و اعلی اور جو اس سے علیحدہ مفضل
و گمراہ جن لوگون کے نزدیک اوسکی ہیبت و عظمت ہے مخلوق مین بہمہ وجوہ اونکی عزت ہے چنانچہ
جب غلغلہ کرامات باہرات اور طنطنہ کمالات والا صفات حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار کا ساکنان
ہستی کے گوش گذار ہوا تو گردنین اطاعت تعظیماً وتکریماً جھکنے لگین اور جبین نیاز آستانہ اقدس پر
مشرف ہو چکنے لگین آخرش اکثر قوم اجنہ سے لوگ حضور مین حاضر ہوکر افتخار کونین اور امتیاز دارین
حاصل کرنے لگے عماد الملک پادشاہ قوم اجنہ ایک مرتبہ سیر کرتا ہوا کہین جاتا تھا کہ تخت معلق
ہوا اسکے سامنے دور سے نمودار ہوا اسنے اپنے جلیس محرم راز سے کہا کہ یہ تخت منور کس آب و تاب سے
معلق ہوا آتا ہے اور کیا شان و شوکت دکھاتا ہے دریافت اس امر کا ضروریات سے ہے کہ اتنے
مین تخت قریب ہو چکیا تو اوس تخت پر ایک بزرگ برقع پوش کو زیب سادہ پایا التماس کیا
ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا ۔ حضور نے کمال رافت و مرحمت سے جواب دیا وَلَا
تُحِبُّوا الدُّنْیَا فَتَکُوْنُوْا مِنَ الْخٰسِرِیْنَ کہ کانپ اوٹھا اور خوف الٰہی نے ہلا دیا عرض کیا
بیشک ای محبوب خدا سچ ہے الاخبث نفس میرے درپے ہے جواب دیا وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی کُلِّ غَالِبٍ
اوسنے عرض کیا سخت معصیت مین آہ ابتک رہا اوسوقت پھر آپ نے فرمایا وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَّحْمَۃِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ اوسنے عرض کیا حکومت تخت و تاج لیے ہوئے ہے
اور گرداب طمع گھیرے ہوئے ارشاد ہوا خَیْرُ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ وَخَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
اوسیوقت ترک تعلق کرکے اپنے لڑکے کو تخت و تاج دیکے حاضر خدمت والا نعمت رہا چنانچہ
سلسلۂ بیعت بھی مشرف ہوکر آستانۂ مبارک پر اپنا استقرار ٹھہرایا اور ہمیشہ درحجرہ سے آشنا رہا ۔
یہ عجیب عاشق جمال باکمال تھا مفصل کیفیت لکھنے سے طوالت ہوتی ہے لہذا عنان مطلب

میدان صفحۂ قرطاس پر اشہب قلم کی پھیر کر مدعا نگاری مین جولانی چاہتی ہی چنانچہ وہی حقیقت عرض بیان مین آتی ہی کہ حضرت قطب المدار سیر ولایت عرب یمن شام ایران توران ماورالنہر خراسان وجزائر کوہستان دہامون و دیہات و شہرات وغیرہ کی فرماتے ہوے متوجہ طرف ہند کے ہوے حضرت میر سید اشرف[1] جہانگیر سمنانی قدس سرہ لطائف اشرفی مین تحریر فرماتے ہین کہ سفر مکہ معظمہ مین شیخ بدیع الدین المشہور بشاہ مدار کے رفیق سفر رہے ہم پس مین سیر ولایت روم کو گیا اور وہ ہندوستان کو روانہ ہوے بعض علوم نوادر مثل ا وس برگزیدہ الٰہی کے دوسرا نہین جانتا تھا اور وہ اویسی مشرب تھے باطن مین حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پائی بظاہر احتیاج پیر و مرشد کی نتھی اور یہ اویسیہ مشرب نہایت عظیم القدر ہی حضرت خواجہ نظام الدین گنجوی اور حضرت خواجہ حافظ[2] شیرازی بھی اویسیہ مشرب تھے الغرض قبل تشریف آوری حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار ہندوستان مین خانوادہ اویسیہ نے اشتہار نہین پایا تھا بلکہ بعض مشائخ ہند اس مقدمہ سے واقف نہ تھے جسوقت حضرت شاہ مدار تشریف لائے یہ مشرب عالیقدر مشہور ہوا حضرت مخدوم شیخ سعد اللہ کیسہ دار کنتوری متحیر ہوے اور اس باب مین حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی کو مکتوب لکھا اونھون نے جواب تحریر فرمایا کہ اے بھائی سوائے چودہ خانوادہ کے اویسیہ مشرب ہی جیساکہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو نسبت ہی شیخ الطریقہ حضرت شیخ فرید الدین[3] عطار قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک قوم ہے اولیاء اللہ مین سے جنکا ظاہر مین پیر نہین ہوتا اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرۂ عنایت اپنے مین بلا واسطہ دوسرے کے جیساکہ اویس[4] رحمۃ اللہ علیہ کو مرحمت ہوا تربیت فرماتے ہین یہ مرتبہ نہایت عالی ہی کسکو نصیب ہوتا ہی کون اس رفعت مرتبت پر پہونچتا ہی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ یہ فعال یزد متعال ہی

[1] مزار شریف کچھوچھا شریف مین ہے قطعہ تاریخ وفات یہ ہے۔ مشرف گشت با نعماے جنت + چو شیخ اشرف آن میر شرف پیر + شبیہ مطلق آمد ارتحالش + دوبارہ راہبر قطب جہانگیر + از احسن التواریخ ۱۲ [2] مزار شریف مصلاے پاک شیراز مین ہی قطعہ تاریخ وفات یہ ہے الصبح منیر شمس الدین + طوطی سبزہ نثار خلد برین + بلبل آشیان گلشن راز + بیگمان ست خواجہ شیراز + گفت تاریخ نقل آن عارف طوطی خلد جگمان ہاتف + از احسن التواریخ ۱۲ [3] مزار شریف نیشاپور مین ہی قطعہ تاریخ وفات یہ ہی۔ شیخ عطار حق فرید الدین + آفتاب سپہر دانش ودین + عمر او یکصد چہاردہ سال + بود از لطف ایزد متعال + سال ترحیل آن مہ دوران + قبلۂ اہل جنت ست بدان + از احسن التواریخ ۱۲ [4] عمدۂ اولیا اویس قرن + قدوۂ دہر مقتدائے زمن + سال نقلش باتفاق بخوان + حق ادی بود شدہ زجان ۱۲

۶۲۹ ۶۲۹

رہتے اور بپاس شرع اوس جمال باکمال کیواسطے برقع نور تابان پر رکھتے اور حسن صوری و معنوی اپنا
نظر عوام الناس سے پوشیدہ رکھتے تھے باوجود اس پردہ داری اور خود پوشی اور عزلت گزینی کے
ارباب نظر کی نگاہ مین مثل آفتاب سماء کے تابان اور درخشان تھے اور برقع کی یہ حالت تھی جسطرح شمع
دامن مین چمکتی ہی جویان حق و برگزیدگان برحق اوس شمع ولایت کے گرداگرد اپنے کو پروانہ وار
نثار کرتے تھے اور اقتباس فیض بیپایان سے ہردم وہر لحظہ مسرور رہتے تھے حضور کی شان مین کیا
اچھا یہ کسیکا شعر ہے ؎ انت نور لذات ذات النور یا نور الھدیٰ + انت نور
نورھا از نور پاکت مقتبس + حضرت قاضی محمود کنتوری نے نہایت سوز عشق سے اوس
معشوق حق کی شانمین چند قصیدے لکھے ہین چنانچہ ؎ شمع رخ شہ مدار باز ندیدیم باز + مرغ چو
بسمل شدم باز تپیدیم باز + علی ہذا القیاس اکثر مریدان جانباز حضرت شاہمدار بمشاہدہ جمال ولایت
مستغرق یکوچہ فنا قدم انداز ہوکر واصل بحق ہوے مستی بادۂ توحید سے خبر کون و مکان کی نرکھتے
تھے چنانچہ اوس قوم مین سے کسیکا یہ قول ہی ؎ من مست خراباتم کانجا قدح و می نہ + صد شور
سماع آنجا لیکن زدف و نی نہ + آمدم برسر مطلب اوسوقت کالپی کا حاکم جب آپ تشریف لے گئے
ہین قادر شاہ بن سلطان محمود کہ نبائر فیروز شاہ دہلوی سے تھا اور شیخ سراج الدین سے مع توابع
رسوخ عقیدت رکھتا تھا کوس افتخار شیخ ہر سو بجتا تھا جب حضرت شاہمدار کا شہرۂ فیاضی و کرم بخشی
اور خرق عادات کا عالمگیر ہوا تو شیخ سراج نے قادر شاہ مذکور کو منع فرمایا اس خیال سے کہ وہان
جانے سے عقیدت میری طرف سے کم ہوجائیگی پھر دکھوئی میری اس سے نہ بن آئیگی باین خیال
حاضر ہونے سے باز رکھتے یا بوجہ دیگر بہرکیف کسی وجہ سے قادر شاہ کو وہان جانے سے مانع
رہتے تھے العلم عنداللہ ہاری پادشاہ موقع پاکر دوپہر کے وقت حاضر ہوا عماد الملک پادشاہ
توم اجنہ کہ اوسوقت در حجرہ پر مامور تھا اوسنے اندر جانے سے منع کیا اور کہا اسوقت جلال پر
آفتاب ہی زوال کا وقت ہی اور مجھکو اجازت نہین ایسی حالت مین کوئی ایسے جناب مین جا
لوٹ جانا نا گھوڑا بڑھا کر دیوار حجرہ تک پہونچ گیا دیوار حجرہ بلند ہوگئی فرشاہی نے اودھر کانا

رہتے اور بپاس شرع اوس جمال باکمال کیواسطے برقع نور تابان پر رکھتے اور حسن صوری و معنوی اپنا
نظر عوام الناس سے پوشیدہ رکھتے تھے باوجود اس پردہ داری اور خودپوشی اور عزلت گزینی کے
ارباب نظر کی نگاہ مین مثل آفتاب ہامے کے تابان اور درخشان تھے اور برقع کی یہ حالت تھی جسطرح شمع
دامن مین چمکتی ہی جویان حق و برگزیدگان برحق اوس شمع ولایت کے گرداگرد اپنے کو پروانہ وار
نثار کرتے تھے اور اقتباس فیض بیپایان سے ہر دم و ہر لحظہ مسرور رہتے تھے حضور کی شان مین کیا
اچھا یہ کسیکا شعر ہے ؎ انت نور الذات النور یا نور الھدیٰ + انت نور
نورہا از نورہا پاکت مقتبس + حضرت قاضی محمود کنتوری نے نہایت سوز عشق سے اوس
معشوق حق کی شان مین چند قصیدے لکھے ہین چنانچہ ؎ شمع رخ شہ مدار باز ندیدیم باز + مرغ جو
بسمل شدم باز تپیدیم باز + علی ہذا القیاس اکثر مریدان جانباز حضرت شاہمدار بمشاہدہ جمال ولایت
مستغرق بکوچہ فنا قدم انداز ہوکر واصل بحق ہوے مستی بادۂ توحید سے خبر کون و مکان کی نرکھتے
تھے چنانچہ اوس قوم مین سے کسیکا یہ قول ہی ؎ من مست خراباتم کانجا قدح و می نہ + صد شور
سماع آنجا لیکن زدف و نی نہ + آمدم بر سر مطلب وسوقت کالپی کا حاکم جب آپ تشریف لے گئے
ہین قادر شاہ بن سلطان محمود کہ نبائر فیروز شاہ دہلوی سے تھا اور شیخ سراج الدین سے مع توابع
رسوخ عقیدت رکھتا تھا کوس افتخار شیخ ہر سو بجتا تھا جب حضرت شاہمدار کا شہرۂ فیاضی و کرم بخشی
اور خرق عادات کا عالمگیر ہوا تو شیخ سراج نے قادر شاہ مذکور کو منع فرمایا اس خیال سے کہ وہان
جانے سے عقیدت میری طرف سے کم ہوجائیگی پھر دلجوئی میری اس سے نہ بن آئیگی باین خیال
حاضر ہونے سے باز رکھتے یا بوجہے دیگر بہرکیف کسی وجہ سے قادر شاہ کو وہان جانے سے مانع
رہتے تھے العلم عند اللہ باری پادشاہ موقع پاکر دوپہر کے وقت حاضر ہوا عماد الملک پادشاہ
قوم اجنہ کہ اوسوقت در حجرہ پر مامور تھا اوسنے اندر جانے سے منع کیا اور کہا اسوقت جلال پر
آفتاب ہی زوال کا وقت ہی اور مجھکو اجازت نہین ایسی حالت مین کوئی ایسے جناب مین جانا ہی
لوٹ جانا تھا گھوڑا بڑھاکر دیوار حجرہ تک پہونچ گیا دیوار حجرہ بلند ہوگئی فرشاہی نے اور بڑھایا

فیل دکھنی طلب کیا وہ بڑا قدآور تھا جب اوسپر سوار ہوا تو دیوار حجرہ شریف کی اور زیادہ اونچی
ہوگئی بازگشتگی باعث شرم وہتک شان شاہی اوسکے ذہن مین آئی برہم ہوگیا یہ خیال نہ کیا
کہ یہ وہ جناب ہین جہان جبرئیل رابرکا بداری نمیگیرند ومیکائیل را لغاشیہ برداری نمی پذیرند۔ بھلا
ایسے شخصون کی تعظیم وتکریم بیان کون کرتا ہے یہان سب یکسان ہین بزورنخوت حکومت روادار
قیام حضور اپنی دارالحکومت مین نہوا اور آپ برگشتہ اپنے مکان کو چلا گیا حضرت قطب المدار نے عبور
دریای جمن فرماکے قیام کیا قادرشاہ کا تمام جسم پر آبلہ ہوگیا حکمای حاذق حیران تھے کچھ فائدہ
نہوتا تھا ناچار شیخ نے انجام کار سے بیخبر ہوکے پہلے اپنا کرتہ پھنایا دبروایتی زبان سے چاٹنا شروع
کیا جسم سے آبلے جلتے رہے الا ایک آبلہ ناف پر باقی رہا اوسکی حدت وشدت نہ گئی شیخ نے کہا
کہ یہ زخم کاری قہر الٰہی کا ہے اسکا علاج ممکن نہین احوال امداد شیخ حضرت قطب المدار کو منکشف ہوا
آپکی زبان قضا ترجمان پر گذرا کہ سراج چرا نسوخت بفور ارشاد اس کلمہ کے احوال شیخ دگرگون
ہونے لگا اور تمام جسم کو آتش سوزش نے گھیر لیا۔ اسی حالت مین شیخ نے وصیت فرمائی کہ بلا غسل
میری نعش دفن کیجیو اور پھر اوسی کرب مین غرق ہو اپنے کو فدائی قادرشاہ کا کیا مصرمان کا
تجہیز وتکفین بسبب لاعلمی منشاء طبیعت شیخ کے اسبات کو خلاف طریق شرع سمجھکر باہم گفتگو کرتے
تھے اسی ضمن مین اونمین سے کسی شخص نے نکتہ دانی کو کام فرمایا اور انگشت خنصر پر جو پانی چھوڑا
توشل راکھ کے ہوگئی اوسوقت مین وصیت شیخ سوختہ علی الاعلان ظاہر ہوئی اور وصیت شیخ
پر عمل کرکے بلا غسل دفن کیا اوس زمانہ سے بلقب سوختہ مشہور ہوے اور سلطنت قادرشاہ مین
تزلزل آگیا والی جونپور بارادہ تسخیر کالپی جونپور سے چلا اور بادشاہ ہوشنگ نے مالوہ سے بغرض
تسخیر کالپی فوج کشی کی۔ الغرض ہوشنگ پھر وہانکا حکمران ہوا۔ اور سکہ اور خطبہ اوسنے اپنے نام
کا جاری کیا یہ خبر والی جونپور سنکر راہ سے واپس گیا اور قادرشاہ خانمان تباہ ہوا یہ واقعہ
تاریخ ہند مین مندرج ہے برگزیدگان بارگاہ صمدیت وخاصگان درگاہ احدیت کے ساتھ
گستاخی کا یہی انجام ہے آنکہ خدا یا اللہ سے پروانہ ازان سوخت کہ باشمع درافتادہ بانعکان

ہر کہ در افتاد برافتاد ؛ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کالپی سے متوجہ طرف جونپور کے ہوئے
واقعہ کالپی کا والی جونپور سن ہی چکا تھا جب اوسکو ظاہر ہوا کہ معائنہ قدرت کارخانہ الٰہی کا فرماتے
اور خلق اللہ کو راہ حق پر لگاتے ہوئے اسطرف تشریف لاتے ہین تو سلطان ابراہیم بڑی
تزک سے مع اعیان سلطنت پیشوائی کی نظر سے آملا اور بکمال عجز و انکسار سے خدمت والا
مین حاضر ہوا اور آپ کو شہر مین لیگیا وہان ایک مکان لائق آپ کی عبادت کے آراستہ
و پیراستہ کراکے حضور کو اوسمین رونق بخش کیا بمین فیض و الطاف والا ہر شخص سعادت اندوز
ہوا اور خلائق کی کثرت ہونے لگی مگر ملک العلما مع اپنے موافقین و تابعین کے دربار والا مین
نہین آئے اور بحث و اعتراض پر آمادہ ہوکر خصومت آپ کی جانب سے بے اختیار کی اور سلطان
ابراہیم کی مجلس مین خبرین دور از کار پہونچائین لیکن کوئی متوجہ نہوا باوجودیکہ سلطان مذکور
ملک العلما کی وقعت اسطرح کرتا تھا کہ بیان سے باہر ہے صاحب تاریخ فرشتہ سے
مروی ہے کہ جملہ فضلاے عصر سے ایک قاضی شہاب الدین جونپوری تھے وطن اصلی اونکا غزنی
ہی اور دولت آباد دکن مین نشو و نما پائی سلطان ابراہیم تعظیم و توقیر بہت کرتے تھے اور ایام متبرکہ
مین اونکے واسطے خاص کرسی نقرہ آراستہ کیجاتی تھی اور بہت اعزاز سے اوسپر جگہ دیجاتی تھی
ایک وقت مولانا پر مرض طاری ہوا سلطان ابراہیم اونکی عیادت کو گئے بعد دریافت احوال
و اظہار لوازم مہربانی کے ایک قدح آب بھر کر گرد مولانا کے پھرایا اور آپ نوش کیا اور کہا
ای بار خدا جو بلا کہ ملک العلما کو ہو وہ مجھکو نصیب کر اور انکو شفا بخش اسجگہ سے عقیدت اوس
عادل بے ہمتا صاحب جود و سخا کی نسبت علماے شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معلوم کرنا چاہیے
کہ کسقدر تھی تصانیف مستحسنہ مفیدہ اوس بزرگوار کی شہرت تمام رکھتی ہین مثل حاشیہ کافیہ
کہ مشہور ہی بحاشیہ ہندی و مصباح و متن ارشاد نحو مین کہ بصلح المثال ہے و بدیع البیان و فتاوی
ابراہیم شاہی و تفسیر فارسی موسومہ بحر المواج و رسالہ مناقب السادات و رسالہ عقیدہ شہابیہ
وغیرہ مولفات اونکے سے ہین مولانا شہاب الدین بھی موافقت سلطان سے بہایت خوش آمدے

اور بعد وفات سلطان ترک رفاقت کا نہایت ملال کیا اور اوسی سال یعنی سنہ ۸۴۰ھ مین عالم قدس کی سیر فرمائی، اور بعض کہتے ہین کہ بعد دو سال سلطان ابراہیم کے انتقال فرمایا تہو کلامہ باوجودیکہ اسطورکے مراسم مولانا کی ساتھہ تھے الا اس امر مین شرکت قاضی صاحب ناپسند فرمائی ملک العلما کو خفت حاصل ہوئی اور حضرت قطب المدار کی کثرت ظہور خرق عادات و کرامات باہرات کیوجہ سے کوئی اہل نفاق ومدعی اس آفتاب برج ولایت یعنی حضرت شاہ مدار کی جانب اپنا دست کوتاہ دراز نہین کرسکتا تھا المختصر حضرت قطب المدار جونپور مین استفادہ خلائق فرماتے تھے کہ اوسی عرصہ مین حضرت شیخ حسین معز بلخی برادرزادہ شیخ مظفر بلخی مرید حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری صوبہ بہار سے جونپور مین پہونچے اور ان صاحب کا تشریف لانا محض اس نیت سے تھا کہ کتاب عوارف المعارف اپنے مرشد طریقت سالک حقیقت سے پڑھتے تھے نصف کتاب تک اتفاق پڑھنے کا ہوا کہ وقت وصال محبوب حقیقی شیخ قریب پہونچا شیخ نے آنکھہ کھولکر شیخ حسین سے ارشاد فرمایا کہ خاطر جمع رکھو اور غمگین مت ہو بعد چند روز کے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار عارف کامل جونپور مین تشریف لایا چاہتے ہین اونسے بقیہ کتاب کو ختم کرنا انشاء اللہ تعالی بہت برکات ہمین اون بزرگ کے تمکو حاصل ہونگی چنانچہ بعد انتقال اوس غفران پناہ مقبول آلہ حسب وصیت شیخ مرحوم حضرت شاہ مدار کی تلاش مین جونپور پہونچے خبر رونق افروزی حضرت فوز عظیم سمجھکر نہایت خوش ہوے اور خدمت والا درجت مین حاضر ہوکے قدمبوسی حاصل کی حضور نے کمال مہربانی اونکے حال پر مبذول فرمائی اور ارشاد کیا عوارف المعارف کہان ہی شیخ معز نے پیش کی اوس مقام کو آپنے نکالکر جہان سے رہگئی تہی فرمایا کہ ہان بسم اللہ کرو چنانچہ اسطور سے وہ کتاب اختتام کو پہونچی ایکروز حضور نے کمال توجہ خاص سے اونکو بلاکر برقعہ مبارک کو اپنے چہرۂ انور سے ہٹا دیا قدرت حق کا کرشمہ ظہور مین آیا حضرت شیخ معز بمعائنہ انوار جمال باکمال بے اختیار سربسجدہ ہوئے اور یہ شعر پڑہتا اوسی حال مین فرمایا ؎ کہ میگو یدکہ حق صورت نہ بندد ✤ من اینک دیدہ ام ذات بصورت ✤ واہ کیا خوش نصیبی شیخ مذکورہ کہ اوائل سے

کمالات بکثرت حاصل ہوتے رہے اور کیسا اتفاق حسنہ ہاتھ آیا کہ ایسے آفتاب ولایت کے منظور ہوے ایکمرتبہ مین حالت استغراق مین آپنے معز بلخی کو طلب کیا شیخ دور ادب کے ساتھ ٹھہر گئے آپنے فرمایا قریب آجا بالتعمیل حکم عمل مین لائے مین الا اسبب حدت شرار انوار الٰہی کہ مشتعل تھے قربت با حضرت شیخ ہوئی اور قریب تھا کہ ہر بن مو شیخ سے شرر انگیزی پیدا ہو باز رہے اور ناچار سعدی مصلح الدین کا شعر پڑھا ؎ اگر یکسر موے برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم + ای سبحان اللہ کیا رحمت ہے اور تعلی قسمت ہے کہ وہ شناور بحر عرفان یہ حالت شیخ دیکھ نہ سکے اور مقا خطاب سمندر کا عطا فرمایا اور کہا تو سمندر توحید ہے تجھکو کیا ضرر پہونچسکتا ہے آ چنانچہ ایک عجیب حالت انپر طاری ہوئی کہ خبر دنیا و ما فیہا کی نرہی اور اوسی روز سے مشہور ملقب سمندر توحید ہوے وہ حدت جو شیخ پر اوسوقت غالب ہونیوالی تھی بعد خطاب سمندر کے نہوئی اور لطف تازہ اور حلاوت بے اندازہ حاصل ہوتی رہی ؎ پس آنانکہ در وجد مستغرق اند + چنین دان کہ منظور بین الحق اند + کتنا عمدہ اور اعلیٰ خطاب ہے یہ عنایت بیمال ہے کہ سمندر توحید کردیا ذرہ کو آفتاب بنا دیا آور یون بھی مروی ہے کہ حضرت حسین معز بلخی نے اپنے مرشد طریقت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری سے کچھ اوراق پڑھے تھے کہ حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا کہ باقی کتاب کی تعلیم بلا زحمت دوسرے بزرگ کے تمکو نصیب ہوگی چنانچہ مصداق اوسکے یہ بات ہے کہ تم کتاب اپنے پاس رکھو اور بزرگون کی خدمت مین حاضر ہو جو عارف وہ نسخہ تمسے لیکر اور اوراق گردانکر یہی مقام نکالدے جسجگہ سے رہگئی ہے اور اجازت سبق خوانی کی دے معلوم کرنا کہ مقصد برآری اونھین صاحب کے ذریعہ سے ہوگی چنانچہ حسب منشا اپنے پیر حقیقت صاحب طریقت کے تلاش بزرگ مین مکان سے نکلکر جابجا عارفون کی خدمت مین جہتے ہوے جونپور پہونچے چونکہ حضرت شاہ مدار جونپور مین رونق بخش ایک عرصہ سے تھے یہ در حجرہ شریف پر حاضر ہوے کہ ناگاہ اندرون حجرہ سے آواز آئی حسین ہمسے نے اوس مجمع سے اپنی اپنی طرف گمان کیا اس نام کے بہت سے ہونگے پھر آواز آئی حسین بلخی پس اندر جاکر فاصلہ پر کھڑے ہوے ارشاد ہوا قریب آ اوسوقت سعدی کا شعر پڑھا ؎ اگر یکسر موی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم +

جواب مین آپ نے سمندر توحید کہکر یاد کیا جب قریب پہونچے تو کتاب لیکر ورق لوٹ کر وہی مقام
بتا لکر کہا کہ ہان سبق آغاز کرو چنانچہ سبق پڑھایا اور بیک نگاہ فیض کامل کمل بنا دیا۔ مناقب علیہ
شیخ موصوف اونکے خلفا کی تصنیفات وتالیفات سے ظاہر ہین روضہ متبرکہ بہار مین زیارتگاہ
خلائق ہو رہا ہے الحاصل جب کرامات باہرات حضرت قطب المدار کے علماے جونپور ذیز ملک العلما
نے اسطور کی منصہ ظہور پر جلوہ افروز دیکھی تو اپنی اوس بحث وا عتراض بیجا سے سر بگریبان ندامت
ہوے اور حضرت میر سید صدر جہان کہ سید والا تبار عالی دودمان والا خاندان اور جامع علوم
او مفتی عہد سلطان ابراہیم شرقی تھے آوازہ فیاضی و کرم حضرت شاہ سنکر آستانہ فیض کاشانہ
پر حاضر ہوے اور توجہ حضور سینہ صفا گنجینہ مفتی صاحب موصوف نور معرفت سے پر نور ہوگیا اور
تھوڑے ہی زمانہ مین حضور نے مذاق فقر سے آشنا کرکے کامل اکمل بنا دیا ملک العلما اس قسم کے
تصرفات وکرامات کو ذات والاصفات سے معاینہ کرکے مضطرب تھے اور چاہتے تھے کہ کسی انداز
سے ملاقات ہو چنانچہ بحیلہ دریافت حال دو سوال تحریر کرکے سلسلہ جنبانی کی اوسکے جواب مین
حضرت شاہ نے یہ مکتوب ارسال فرمایا **مکتوب شریف** برادرم قاضی شہاب الدین شمس عمر
دولت آبادی بداند کہ کتابت او نبیرہ سید المرسلین سید طاہر دام سیادتہ ونظام الدین برین درویش
رسانید معلوم گشت کہ در کتابت آن برادر چنین باز دیدہ شد کہ از بیشتر مردمان چنان تسامع میشود
کہ سید مذکور را مخصوص ملاقات آنحضرت میسر می آید وتنہا سعادت ایمنی رو مینماید وہیچ یکی مردیگر را
آن در بستہ نمی کشاید چگونہ بود۔ دیگر آنکہ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ ہمین علم ست کہ ما تحصیل
کردیم یا آن علم علمی دیگر است۔ این دو سوال را حل فرمایند آے برادر عوام را دانستن اسرار
خواص الوہیت بس مشکل ست کہ بندگان را در اسرار شاہان بار نیست مدانکہ گوشہ نشینان
خانقاہ عدم کہ مردانند وبر کب نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي شہسوار اند ودر مقام قرب قریب اند
واز سایہ حدوث خویش دو ماند جبرئیل را بر کابداری نبگیرند ومیکائیل را بغاشیہ برداری نمی پذیرند
ایشان بیک تگ از ہر دو عالم بیرون می آیند وبصحراے الوہیت وبعالم لامکان وناحدود

وزانند او چون مولان میان یند لیس عند الله صباح ولا مساء مقام دارند و بما لم یمحوا الله
ما یشاء و یثبت محو و ثبوت هم را منسوب نام و نشان از جمله خلائق حق تبارک و تعالی غیرتی که
باین قوم هست از نظر مردمان محفوظ و مستور میدارد که تحت قبابی الشمونیت والا سر علی این قوم
در بسته بروی گشاید که مامور بامر الله تعالی است والله غالب علی امره ولکن اکثر الناس
لا یعلمون و خویشتن را کسوت بشری بر دوشانید که با آن مامور است چون این معنی آن بر دیده
معلوم گشت دیگر آنکه العلماء ورثة الانبیاء که چه رسید و نیز مستمع باش پیش از آنکه از
کنج خانه عدم بسوی منزل وجود بیاید و حین یخرج من بین الصلب والترائب و بار نمود آن مقبولان
حضرت ازل را بروز میثاق ندا برآمد الست بربکم جواب اجابت به حروف و اصوات آن غیب
هنوز آنرا فراموش نکرده اند همان حالت در ایشان متاثر است و در مقام ایشان نه ماضی نه
مستقبل است وآنچه در کتابت ازل وابد است بدان واقف اند این علم میراث انبیا است
ای برادر همچنین ورثة الانبیا باید که مر ایشان راست و از جمله مواهب الهی و اسرار عالم تا تمام هم
است و از همه مخلوقات پوشیده که ان من العلم کهیئة المکنون لا یعلمها الا العلماء
بالله وآنچه در لوح مکنون هست معاینه و مشاهده در نظر ایشان است و از عالم کن تا دخول بهشت
و دوزخ آنچه که بود و هست و خواهد بود میدانند و احوال فردای قیامت جزو کل میدانند
وامتازوا الیوم ایها المجرمون در هرگاه که مردمان در روز بعث با یکدیگر آمیخته پیدا آیند
ایشان مخلصان را از مجرمان علحده گردانند تا سعید از شقی شناخته شود و از بهر ظهور فریق
فی الجنة وفریق فی السعیر ایشان اند در عالم خداآگاهان محیط و ایشان را میرسد که
العلماء ورثة الانبیا خوانند و مر آنانکه بعلم ظاهر مغرور مانده اند که نزد ما مشهور اند و باندک شکر مسکور
چه توان کرد کل میسر لما خلق له و ملکه آن برادر است بواسطه آن بر سر این سخن توان
اگر در این سطور نوشته آید علمای ظاهر که طاقت شنیدن حقیقت این معنی ندارند زیر و زبر گردند حقیقت
این معنی شریعت را مغلوب کنند اولیاء مستملک که در این راه گشته شدند بمطلوب مقصود رسیدند

ودر مقام العلماء ورثۃ الانبیا بودند علم بانواع است اگر مختصرے درین راہ بیان کنم دفترہا گردد
وعالمانیکہ در مقام العلماء ورثۃ الانبیا بودند علمیکہ از معرفت عز اسمہ حاصل آید کما حقہ دانستند
وکسانیکہ بہ تحصیل علم ظاہر مشغول شدند وعمر بسر بردند آخر الامر اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰہِ الْاَکْبَرُ دیدند
معرفت حق درین علم ظاہر دور ودراز ست از آموختگی خلق را حاصل نیاید وعلمیکہ آن برادر راست
بارنج بسیار وکد بیشمار حاصل آید ودرین ورثۃ کسب ورنج وکد نیست ہرکرا درین مقام جاست از عرش
تا ثری زیر پاست بہشت بخشان ودوزخ آشامان درگاہ اند از صلب پدر در رحم مادر میراث یافتند
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰۗىِٕكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔـوْنِيْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ودر مقام مناجات موسیٰ علیہ السلام ایشان حاضر بودند ونود ہزار کلام
کہ در مقام قرب قاب قوسین او ادنیٰ کہ حق تعالیٰ کہ در شب معراج با محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گذشت چون نود ہزار کلام ایشان طلبیدند از محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شنیدند و واصل ہمان نعمت
گردیدند ودر حیات وممات ایشان حاضر بودند وکمال را دریافتند چون آن سلطان لولاک لما
خلقت الافلاک واظہرت الربوبیت مقام ومنزلت ایشان بس بلند دید برین مسکینان نواخت
واز خداے تعالیٰ دعا خواست ۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ
فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ بمطالعہ تحریر دلپذیر
وبمعائنہ مضمون پر تاثیر جواب اپنے شکوک کا پایا اب اور بھی زیادہ شوق حصول سعادت قدمبوسی
دامنگیر ہوا مگر چونکہ نشۂ غرور وتبختر نے دماغ ملک العلما کو خراب کر رکھا تھا یکبارگی اوسکا فرو ہونا دشوار
تھا چاہا دعوت کرین اور اسی بہانہ سے بلائین یہ شعر لکھکر حضور مین ارسال کیا ؎ اے نظرت
آفتاب ہیچ زیان دارد + کین در ودیوار ما از تو منور شود + چونکہ حضرت پر ظاہر تھا کہ یہ دعوت
عقیدت نہین لہذا جواب مین یہ شعر تحریر فرمایا ؎ پرتو خورشید عشق بر ہمہ تابد ولیک + سنگ بیک
نوع نیست کان ہمہ جوہر شود + جب دیکھا یہ بھی تدبیر نہ چلی اور کوئی شکل ملاقات کی نہ نکلی تو ناچار خدمت
مین حضرت میر اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی جاکر مشرح اپنی حالت کو ظاہر کیا اور کل حال

کہدیا شیخ قدس سرہٗ نے کمال شفقت و عنایت سے فرمایا کہ صلاح کار ہمارے نزدیک یہ ہو کہ اونکی خدمت مین جلد حاضر ہوکر معذرت چاہو وہ بزرگ قطب المدار ہین اور بہت بڑے عارف کامل ہین جسوقت اونکو دریافت ہوگا کہ تم اس فقیہ کے پاس ہوکر آے ہو توانشاء اللہ تعالیٰ نہایت عزت سے پیش آئینگے آپ نہایت رحیم مزاج اور جامع اخلاق ہین جلد جاؤ چنانچہ بتعمیل ارشاد شیخ ممدوح یہ حاضر آستانۂ پاک ہوے حضرت نے بہت شفقت و اخلاق سے سرفراز فرمایا۔ آخرش ملک العلما نے حرکات ماضیہ اور بیہودہ حالیہ سے توبہ کی اور عرض کیا ؎ دلہا ستدلال البستم نادم از مقصود خود نردبان کردم تصور راہ ناہموار را + اور کدورت سے دل کو صاف کرکے زمرۂ خادمان حضرت مین شامل ہوکر نعمت خرقہ و خلافت سے سرافراز ہوے اور کسب کمالات مین وہ سعی کی کہ مہبط تجلیات الٰہی اور مرجع تفضلات نامتناہی ہوگئے تارک الدنیا ہوکر طالب مولیٰ ہوے اور صرصر تند خزانی غفلت سے بچگئے ؎ فارغ بود از آفت گیتی دل روشن + از برق زیانے نرسد خرمن مہ را

حضرت مولانا حسام الدین قدس سرہ بھی اسی ضمن مین حاضر حضور ہوے اور حصول شرف خلافت سے سرفراز اور خطاب سلامتی سے ممتاز ہوے مولانا سلامتی اس عطیہ سے نہایت مسرور ہو معبود حقیقی کا شکر بجا لاے القصہ حضرت قطب المدار سیر فرماتے ہوے رونق بخش کنتور ہوے قصبہ کی مسجد مین قیام فرمایا اور بجماعت رفقا نماز بلا انتظار جماعت شہر والون کے پڑھ لی اور اول وقت کو ہاتھ سے ندیا کہ قاضی محمود گرگ دانشمندان تیغ برہنہ کہ عالم متبحر فاضل متبقر مع اپنے تلامذہ کے مسجد مین وارد ہوے اور نماز ادا کرکے حضرت قطب المدار سے عدم انتظار جماعت پر آمادہ بحث ہوے حضرت شاہ مدار نے باین خیال کہ حرارت طبیعت قاضی آتش مباحثہ سے تیز ہورہی ہے فرو نہوگی گفتگو بڑھجانے کی تعسیر طول ہوجائیگی پس آپ نے زبان الہام بیان سے فرمایا کہ شاید قرآن مجید تمہارے مطالعہ مین نہین آیا قاضی نے کہا جو میرا بیان ہے وہ موافق قرآن ہے غرضکہ اسی رد و قدح مین جب کتبخانۂ قاضی سے کلام مجید آیا تو اوسکے تمام ورق سادے سفید نظر آئے قاضی صاحب سخت گھبرائے بعد غور اسم مبارک دریافت کیا

آپنے فرمایا بدیع الدین کہ مقام قاضی کو مقولہ حضرت شیخ ابوالفتح شطاری قدس سرہ کا یاد آیا کہ وقت درخواست بیعت انکے والد کے اونھون نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس لڑکے کو فیض حضرت سید بدیع الدین قطب المدار سے نصیب ہوگا اور بافضال آلہی وباکرام نامتناہی ایسا صاحب تصرف ہوگا کہ اس سے قیامت تک سلسلہ رشد وارشاد جاری رہیگا چنانچہ خواب غفلت سے بیدار اور پیشین گوئی اوس محبوب آلہی سے خبردار ہو قدمون پر گرے اور التماس کیا کہ یہ تحیت قابل معافی ہی بیعت لیجیے اور داخل سلسلہ کیجیے آپنے متبسم ہوکر فرمایا تا وقتیکہ تو اپنے علم کو فراموش نکریگا حلقۂ ارادت مین نلونگا قاضی بارشاد اس کلمہ کے نہایت متحیر اور متفکر ہوے کہ آلہی یہ کیونکر ہوسکتا ہی یہ نقش کالحجر سینہ سے کیسے دھو سکتا ہی غرضکہ نہایت عجز وانکسار منتشر وبیقرار ہوکے ظاہر کرنے لگے حضور نے لعاب دہن شریف قاضی کے لب سے ملدیا کہین اکسیر سے اعلی وافضل تھا اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَكْبَرُ کا پردہ اوٹھگیا حضرت بیچ بجاے اوسکے علم لدنی سے سینہ صفا گنجینہ اونکا بھردیا ؎ سالک نرسد بے مددِ پیر بجاے بے زور کمان رہ نبرد تیر بجاے ✤ بعد انقضاے سہ روز حلقہ بیعت مین شامل ہوکے دستار خلافت سے ممتاز ہوے شفقت مرشد نے ہمعصران زمانہ مین یگانہ اور تجرید وتفرید مین مردانہ کردیا چندے رفیق سفر وحضر حضرت قطب المدار رہے قاضی قدس سرہٗ کی گاہ گاہ حالت حدت حرارت شوق عشق آلہی سینۂ فیض گنجینہ مین ایسی پیدا ہوتی تھی کہ قریب جلنے کے نوبت پہونچتی تھی آب وگلاب پاشی کچھ سودمند نہوتی آخرش بعد ریاضت ومجاہدات تسکین رونمائی کرتے لیکن مستی وبیباکی نہین جاتی تھی قدرت قادر حقیقی کا معائنہ کرتے اور حالت وجد مین آجاتے تھے ؎ چشم ہرکس کہ شد از سرمۂ عرفان روشن ✤ آتش طور ز ہر سنگ تواند دیدن ✤ حضرت قاضی محمود گرگ دانشمندان تیغ برہنہ سے جو لوگ جادۂ افادہ پر رونق افروز ہوتے آئے وہ ملقب طالبان مشہور ہین المختصر کنتور سے حضرت قطب المدار گھاٹمپور پہونچے وہان کا راجہ مصیبت لاولدی مین پھنسا ہوا تھا عقب اوسکا نچلتا تھا۔ حضرت شاہ سے اعانت ودعا چاہی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تجھکو دو فرزند ارجمند عطا کریگا اوسمین اللہ کا بھی حصہ ہے ایک نذر خدا کرنا دوسرا تو رکھنا اوسنے اس مژدۂ جانفزا فرحت افزا کو سنتے ہی منظور کرلیا

چنانچہ دونون رانیان اوسکی اوسی شب کو باردار ہوئین اور بعد ایام معہودہ اور معمول مہینہ کے دو لڑکے
پیدا ہوئے اوس راجہ نے بنظر ایفای وعدہ آپکی خدمت سراپا برکت مین ایک لڑکا بھیجدیا آپ نے
خوش ہوکر اوسکا نام رکن الدین رکھا اور اوسکی تربیت کے واسطے ارشاد فرماکر اجازت رخصت
کی دی جو شخص لیکر حاضر ہوا تھا اوسنے گذارش کیا کہ شاید راجہ اس سے نفرت کرے اور بوجہ بیرنج
کے بیقدر سمجھے حکم ہوا نہین یہی مالک اوسکی املاک کا ہوگا اور اسی کی نسل مین یہ ملک رہیگی چنانچہ
ایسا ہی وقوع مین آیا آپ یہانسے منظر حضور فیض گنجور یہ ہوا کہ حج بیت اللہ کرنا چاہیے چنانچہ
ہدایت فرماتے اور ساکنان ملک ہستی کو راہ نجات پر لگاتے بلدۂ سورت مین تشریف فرما ہوے
اثنا راہ مین چند نابینا اپنی محتاجی سے سوال کرنیکی نظر سے جمع رہتے اوراسیطرح اوقات بسری
کرتے کہ ناگاہ حضور کا اوس راہ سے گذر ہوا وہ حسب معمول سائل ہوے آپ نے بقیہ وضو کا
پانی کسی ہمراہی سفر کے ہاتھہ بھیجکر اونکی آنکھون سے ملوادیا قادر حقیقی نے بمین اوس آب کے
اوس جماعت کو بصارت عطا فرمائی اسی طرح اہل غرض کی حاجت روائی فرماتے بیت اللہ مین داخل
ہوے وہان سے بعد حصول شرف زیارات حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما سیر فرماتے اور صنعت
صانع کردگار بے نیاز کو دیکھتے بجالاتے مصداق فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ رفتہ رفتہ ہندوستان
جنت نشان مین مع سعادت کیشان خصوصیت اندیش وعقیدت اندیشان عبودیت کیش
اوس مقام نیک انجام پر جہان اشارہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہوا تھا تشریف فرما ہوے
اور صدلے دلچسپ یا عزیز رونق بخشی اوس عزیز الوجود سے موقوف ہوئی اور وہ تالاب لبلب
پرآب بمشیت ایزدی خشک ہوگیا پانی کا خشک ہونا آواز کا نہ آنا دلیل حکمت بالغہ الٰہی تھا اس
واسطے کہ سالک میدان رضا وتسلیم کو اوسکے خشک ہونے مین تکلیف نہوے ع نیست ہر چیزے بعالم
بے سبب ✤ جملہ موقوف ست بر الطاف رب ✤ اولیا را لطف حق ہادی بود ✤ زان سبب در جان
شان شادی بود ✤ صافی دلان صفوت پناہ وصوفیان ولایت انتباہ یعنی خلفاے اجلہ مردان گا
ومریدان صفوت شعار حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے دستور مین تھا حسب معمول بیان بھی

وہی قاعدہ عمل مین آیا یعنی حجرہ کاری تیار کر دیا گیا جسجگہ اب روضہ شریف نور آگین ہے زیب و زینت پاتا ہے یہی جگہ آپکی عبادت و ریاضت کی تھی الغرض حضور نے شاہ الیین سے وضو کیواسطے پانی طلب کیا وہ تلاش کر کے واپس آئے آپ نے اپنا عصا عنایت کیا اور کہا جانب شمال جا کر اس سے زمین مین سیدھا خط کر دو پانی نکل آیگا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا اب تک وہ چشمہ فیض سواد دکن پور مین جاری ہی ارباب سیر سے نقل ہے کہ حضرت علا ر بن حضرمی بہت بڑے بزرگ اجلہ فضلا اور جلیل القدر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے جب یہ جنگ بحرین مین گئے ہین تو سپہ سالار فوج لشکر اسلام آپ ہی تھے اثناے راہ مین کسی مقام پر فروکش ہوے ہنوز غازیون نے اسباب اونٹون سے نہین اوتار پایا تھا کہ تمام یکبارگی جنگل کو رو بفرار ہوے اور ایک اونٹ بھی ہاتھ نہ آیا ناچار بخیال وقت شب تلاش کرنے سے مجبور رہے ان لوگون کے پاس سواے لباس بدن کے کچھ بھی باقی نہوا اور توشہ زاد یعنی سب اونٹون کے ہمراہ گیا آپ نے لشکر ظفر پیکر مین منادی کرا دی کہ کوئی مطلق ہراسان نہو اور میرے پاس سب اکٹھا ہو جاؤ چنانچہ حسب الارشاد والا سب آپ کے پاس جمع ہوگئے فرمایا کہ کیا تم مسلمان نہین ہو اور کیا اللہ کے واسطے نہین آئے ہو اور کیا تم اللہ کے انصار نہین ہو سبھون نے کہا کیون نہین ہم اوسکے اور سب جان و مال اوسیکا ہے پھر فرمایا خوش ہو جو شخص کہ ہمارے طور اور ہمارے حال پر ہوگا انشاء اللہ تعالی مخذول و نامراد نرہیگا غرضکہ صبح کے وقت بعد نماز فجر ہاتھ دعا کے واسطے دراز کیا یہان تک کہ آفتاب طلوع ہوگیا تیسری بار جب مالک بے نیاز کی جناب مین دعا کی تو اونکے بازو سے اللہ تعالی نے ایک چشمہ نہایت عمدہ اور صاف پانی کا جاری کر دیا تمام لشکر نے وضو و غسل وغیرہ مین وہ پانی استعمال کیا اور خوب آسودہ و سیراب ہوگئے ہنوز آفتاب بلندی پر نہین آیا کہ تمام اونٹ خود بخود آنے لگے اونکو بھی اوسی چشمہ سے پانی پلایا اور اسباب مین سے کسیکا کچھ نقصان نہین ہوا ایس ظہور اس کرامت سے اون لوگون کا اور بھی یقین مضبوط و مستحکم ہوگیا غرضکہ وہان سے کوچ فرماکے بمقابل لشکر مخالفین بیدین رایت ظفر و نصر نصب کیا ظلمت شب آخر ہوئی صبح اقبال سے آفتاب اسلام افق آسمان فیروزی و بہروزی سے تابان

ودرخشان ہوا لشکر کفار سے شور وغوغا بلند ہوا آپ نے فرمایا کوئی جاکر دریافت حال کر لاوے
یہ شور وغل کیسا ہے عبداللہ بن خلف نے پہونچکر دیکھا تو شراب کے نشہ سے وہ تمام بدمست ہورہے
ہین فوراً پلٹ کر لشکر اسلام مین خبر پہونچائی اوسیوقت غازیون نے تیاری کردی اور وہان
پہونچکر اکثرون کو تہ تیغ بیدریغ کیا باقیماندہ فرار ہوکر کشتی پر سوار ہوکے موضع دارین مین پہونچگئے
یہ بھی مال غنیمت لیتے ہوے دھاوا کیے اونکا تعاقب کرتے گئے راہ مین دریا نہایت عمیق وطغیانی
پر تھا خیال کیا کہ کشتی کے سوار ہونے مین عرصہ ہوگا کفار نکل جائینگے حضرت علا نے اپنا گھوڑا دریا
مین بڑھایا اور یہ دعا وردزبان فرمائی یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مُحْیِیُ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّنَا اَنَا عَبْدُکَ وَفِیْ سَبِیْلِکَ اجْعَلْ لَّنَا
السَّبِیْلَ اِلَیْھِمْ اور غازیون کو تاکید فرمائی کہ یہی دعا تم بھی پڑھتے ہوے برابر چلے آؤ غرضکہ
جانورون کے سم اور کھر پانی مین نہ ڈوبے اور مثل زمین ہموار کے باسایش پار ہوگئے اور ایک آن
مین کفار کو فی النار کرکے مال غنیمت لیکر منصور وفتیاب ہوکر واپس آئے کسی شخص کی کوئی
چیز گھوڑے سے دریا مین گرگئی تھی آپ خود تشریف لے گئے اور دریا مین سے اوٹھا لاے
جب اوس مال کا سہم ہوا تو ایک ایک سوار کو دو دو ہزار دینار اور پیادون کو ایک ایک ہزار
ہاتھ آئے ان لوگون کے ساتھ موضع ہجر کا ایک راہب تھا وہ یہ کرامتین دیکھکر مسلمان ہوگیا اوس سے
لوگون نے پوچھا تو کیون مسلمان ہوا اوسنے کہا مین ڈرا کہ اسلام نہ قبول کرونگا تو خدا تعالی مجھے مسخ کردیگا
صبح کیوقت مین نے آواز غیب سے سُنا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ
وَالْبَدِیْعُ لَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَالدَّائِمُ غَیْرُ الْغَافِلِ وَالْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
وَخَالِقُ مَا یُرٰی وَکُلَّ یَوْمٍ اَنْتَ فِیْ شَاْنٍ وَسِعْتَ اَللّٰھُمَّ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا آخرش حضرت
علا لشکر لیکر ہجر کو تشریف لے گئے وہان کے لوگ مجوسی تھے تھوڑے داخل اسلام ہوے اور
تھوڑون نے جزیہ دینا قبول کیا تو کلامہ قصۂ مذکورہ بالا یون بھی مروی ہے کہ حضور نے
شاہ ایسن سے وضو کے واسطے پانی طلب کیا یہ حسب الحکم پانی لانے پر آمادہ ہوے ہر چند جستجو کی

دستیاب نہوا اپنے دل مین نہایت شرمندہ ہونے لگے اور تعمیل ارشاد مین گھبرا سے چنانچہ ببرکت دعای انفاس شاہ امین کے کہ یہ مسترشدین عقیدت گزین اور مریدین نیک آئین والا سے تھے اللہ تعالی نے اپنے ایک برگزیدہ کی بیقراری کو پسند فرمایا اور اپنے دریاے فیض بے پایان سے سواد مکن پور مین ایک چشمہ جاری کر دیا شاہ امین ہزار جان شکر خالق زمین و آسمان بجا لائے اور اوس چشمہ سے پانی بھر کر لے آئے حضور نے فرمایا انشاء اللہ تعالی یہ چشمۂ فیض تا قیام ارض و سما قائم رہیگا اور اوس سے سیراب و فیضیاب ایک عالم ہوتا رہیگا چنانچہ ابتک اونھین کے نام سے مشہور عوام ہے الغرض وہ آراضی قدوم میمنت لزوم اوس شمع جمع اصفیا نور دیدۂ جناب سید الانبیا سے ضیا بخش و نور آگین ہونے آوازۂ خرق عادات سید السادات عالمگیر اور شہرۂ کرامات و حاجت برآری مخلوقات گوش زد ہر صغیر و کبیر ہوا تمناے لقاے اوس نور دیدۂ رسول الثقلین سے در سینۂ جناب حسنین مین فوج فوج جماعت اہل غرض و اہل عرض پروانہ وار نثار ہونے لگی اور حصول مطالب و مآرب دارین سے مسرور و محظوظ ہو با کام ہوتی ازدحام ہر خاص و عام سے دربار والا مین جگہ نملتی تھی چنانچہ اسی ضمن مین علامۂ زمانہ قاضی مطہر مع دو سو طلبہ ذکی منتہی بہ نیت مباحثہ بجناب فیض انتساب حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ حاضر ہوے اور اپنے تبحر علمی کے زور پر نہایت جوش و خروش مین سرگرم حضور نے قبل آمد قاضی موصوف اپنے رفیقان جانباز و شیدایان دمساز سے کہ تجرید و تفرید مین یگانہ تھے ارشاد فرما دیا تھا کہ قاضی مع اپنے شاگردون کے بہ نیت بحث آتے ہین دم بحث تملوگون مین سے کوئی دخل ندے انشاء اللہ تعالی معقول طور سے اونکی تسکین کر دیجائیگی المدعا قاضی صاحب نے کہ کمال علم سے مسرور اور نشۂ تبحر مین چور تھے بفور حصول شرف خدمت والا مسئلہ وحدت وجود مین گفتگو شروع کر دی اور دلائل بطلان اس مسئلہ مین جیسا کہ مذہب علماے قشیریہ کا ہے زور دینے لگے حضور کمال علم و حلم کو کام فرما کر وسعت بیان جانب مقابل کو گنجائش چھوڑ کر بطرز عالمانہ تقاریر صوری سے رد کرتے رہے یہ ہنگامہ بحث ایک ہفتہ اسیطرح گرم رہا مگر چونکہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے

کلام بدرجۂ اتم پہونچا اور واقعی دلائل عقلیہ کے ارباب باطن واصحاب معارف کے نزدیک نیا
حقیقت سے حضور کو علم احدیت کی غیرت جوش مین لائی کیفیت خفی منفرد ونمانی کی و حقیقت علم
جلوہ گر ہوئی حضور نے نقاب مبارک چہرۂ انور سے اولٹ دیا اور زبان فیض ترجمان سے فرمایا
کہ او طفل مکتب بچشم حقیقت مین دیکھ کہ پروردگار واحد ہے تماشوہ بق انوار تجلی ہیکہ یہ لمعہ کہ
سے کہ طلعت آفتاب جاہ وجلال سے نمایان ہوئی قاضی مع تلامذہ ایسے بیخود و بیحواس ہو
کہ تین روز تک حالت غش مین غلطان رہے اوسوقت مین حضور نے شاہ اعلیٰ ناگوری سے
ارشاد فرمایا کہ بقیہ آب طہارت ہمارا ان لوگون کے اوپر چھڑکو جب ہوش وحواس درست ہون
تو ہمارے پاس لاؤ چنانچہ بعد بجا آوری ارشاد والا اون لوگون کو افاقہ ہوا تو غیب مین تھے
ہنوز خمار نشۂ وحدت فرو نہوا تھا کہ آپ نے دوبارہ جمال باکمال سے اون لوگون کو چاشنی
عرفان چکھائی جسنے لطف وحلاوت کو اور دوبالا کر دیا مرتبۂ ثانی مشمول عنایت فرمانا محض
اس نیت سے تھا کہ لوث طبیعت سے فنا ہو اور گوہر مقصد بر ہو جاوین الحق سچ ہے کہ بیت
شود مشہود ازعدد فارغست در معدود ۔ واحدست بذات خویش باعدد وحدتے پیدا شد ز شمار
الغرض قاضی صاحب مع تلامذہ وحدت وجود کا ثمرہ پا کر حلقۂ بیعت مین داخل ہوئے حضور
نے بغرض تعلیم آداب صحبت واصطلاحات طائفۂ قادریہ جلالیہ ان صاحبون کو شاہ اعلیٰ
ناگوری کے سپرد فرمایا بعد چند مدت کے جب وہ آراستہ وپیراستہ ہو گئے تو حاضر خدمت ہو کر حضور
قاضی صاحب یک نخچ فیض ایسا سرشار ہوئے کہ انکے توسن خیر کے جہوا یا الٰہی خوف
راہ حق پر آگئے الحاصل بعد مبابات انہون نے شرف خلافت قاضی کے بیشمار مخلوق حلقۂ
بیعت حضور مین داخل ہوئے ایک دن جماعت مریدان وفیض وشریعت فتح یاب تھے
نا معصیت نبوہ دد بار غبار حضرت قطب المدارین حاضر ہوئے وہ گناہ ومعصیت وعذاب
شور وفریاد کرنے لگے کہ اے محی کرامت دیا محی صمد آفت بیش حجت ... سے
اب مرے کیجے ودم امداد ہے خویش و قریب ودست عزیز بر روز تنگ ...

له
آفرین زین ناگوری
بعد [illegible]
شاہ اعلیٰ [illegible]
زین جہان [illegible]
سال [illegible]
[illegible]
از [illegible] ۱۲

اور آنا فانا مین ہلو گو نمین سے طعمۂ پلنگ قضا ہو جاتے ہین آپ نے اون لوگون کو تسکین فرمائی
اور قاضی شہاب الدین پرکالۂ آتش سے ارشاد کیا کہ تم انکے ساتھ جاؤ اور دعا کر دینا نتیجہ
قاضی صاحب اون لوگون کے ہمراہ تشریف لے گئے اور بمن ذات اوس مستجاب الدعوات کے
وہ مصیبت اونکے سرون سے دفع ہو گئی اور ہزارہا مخلوق اونکی برکت سے بچگئی اسیطرح حاجت
برآری و غمخواری بندگان خدا کی ہمیشہ مد نظر رہی

ذکر حضرت عبد الرزاق بینا

یہ صاحب ایک امیرزادہ کے صاحبزادے تھے ایام رضاعت مین بعارضہ چیچک گرفتار ہوے
اوسکی شدت و حدت سے تمام بدنمین فار پڑگئے اوسی اثنا مین نابینا ہو گئے پتلیان حدقہ
چشم سے نکل گئین اور ایک پیر خشک ہو گیا علاج حکماے حاذق کچھ سود مند نہوا چونکہ امیر کے
بیٹے تھے فراغ دستی کلی رکھتے تھے اوسی حالت معذوری مین علم اچھی طرح تحصیل کیا اور حافظ
کیا اور قاری خوش لہجہ ہمعصرونمین ہوے خوش طبعی کی طرف طبیعت میلان رکھتی تھی ایک مرتبہ
ایک قاری قرأت قرآن مجید کر رہا تھا انھون نے اوسکے دور تلاوت مین لقمہ دیا اس واسطے
کہ غلط خوانی کلام اللہ کی اصلاح ضرور ہے مگر چونکہ قاری صاحب نے اسکو اپنی ہتک سمجھکر کہا
کہ او اندھے تو کیا جان سکتا ہے نابینا صاحب اس کلمہ سے سخت ناخوش ہوے اور قاعدہ
کی بات ہے کہ امارت متحمل ایسے کلمات کی کب ہوتی ہے نظر بمشیت ایزدی کر کے نہایت متاسف
اور اپنی واقعی حالت سے بہت غمگین ہوے پر خار طعن اوسکی بات کا ہمیشہ دل پر کھٹکتا تھا
شہرہ کمالات حضرت قطب المدار سنکر ہمراہی رہبر عقیدت اوس شہنشاہ ولایت کی تلاش
مین ہندوستان کو روانہ ہوے بھلا اسقدر مسافت بحالت مجبوری بصارت کے طے کرنا اور
سفر دور دراز مین انواع اقسام کے مصائب اوٹھانا انکا کام تھا مگر غلیان محبت شہنشاہ ولایت
اور ولولہ شوق زیارت والا کشان کشان اوس طرف لیے جاتا تھا کس طرح رک سکتے تھے
اشتیاق قدمبوسی مین بہ رہبری وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ صادق و واثق ہو کر
اوس حافظ حقیقی کی حمایت کے بھروسے چلے آتے تھے کہ ایک جنگل مین راہ بھول گئے بیابان مین

ٹھوکرین کھانے لگے آخر یاوری بخت بیدار اوس گمگردہ راہ کوہسار کو حضرت خضر علیہ السلام سے
ملاقات ہوگئی اوس برگزیدۂ اللہ نے فرمایا کیا خیال ہے عرض کیا قدمبوسی حضرت قطب المدار کا
شوق دامنگیر حال ہے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا ٹھہر انشاء اللہ تعالی ابھی اپنی خواہش
سے ملتا ہے کہ ایک چشم زدن مین بہ برکت اوس پسندیدۂ خدا کے نواح مکنپور کے قریب ہوگئے زبان
اس ملک کی سنکر اپنے دل مین کہنے لگے الٰہی یہ کون مکان ہے کیا ہندوستان ہے اب انکی زبان
اس ولایت کے لوگ نہین سمجھتے اور نہ یہ کچھ جان سکتے مگر اثنائے کلام مین جو قطب المدار انکی زبان
سے نکلا کسی شخص نے اس نام مبارک کو جان لیا اوسنے انکا ہاتھ لیکر درگاہ والا مین لانیکا ارادہ
کیا اور یہان حضرت سید ابوتراب منصور قدس سرہ نے اپنے کسی خادم سے فرمایا کہ ہماری میہمان
مسافر با ایمان کو دیکھو کہ آتا ہے اوسنے ادھر اودھر دیکھکر عرض کیا نہین آپ نے اوسکو انکا پتا
بتا دیا کہ اس حالت اور صورت کا وہ شخص ہے لاعلمی زبان ہند نے اوسکو حیران کر رکھا ہے جلد جا
اور ساتھ لے آ چنانچہ یہ شخص ڈھونڈھتا ہوا جا پہونچا اور حافظ صاحب کو خدمت والا درجت مین
لے آیا آپ نے بعد استفسار احوال تکالیف سفر اپنا پنجسورہ کہ اوسوقت دیکھ رہے تھے انکے
ہاتھ مین دیدیا اور فرمایا اسمین اعراب لگا دو یہ بیچارے سخت متردد ہوے کہ یہ کیا معاملہ ہے
مین نابینا استعداد حرکات لگانیکی کب رکھتا ہون آپ نے فرمایا کیا تامل ہے قلم دوات موجود ہے
معذرت کی ارشاد ہوا دونون روشن ہین کیون نہین داخل ثواب ہوتے ہو کہ معاً حجاب ظلمت
اور نقاب دقت آنکھون سے ہٹ گیا اور آفتاب جہانتاب یعنی چہرۂ جناب انکو روشن و منور نظر آیا
قدمون پر گر پڑے اور یہ کہا ؎ تا در رہت افتادگیم راہ نما شد * ہر خار کہ در پاے خلید ست عصا شد
انکی معلومات عقلی سے یہ ثابت ہوا کہ یہی حضرت قطب المدار ہین آپ نے فرمایا کہ لنگر خانہ مین انکو
لیجاؤ ایک شخص لیگیا اور کھانا آسودہ کر کے کھلایا سجدات شکر ہزارہا جناب باری مین ادا کرتے
اور نہایت باغ باغ ہوتے تھے اب وہان کے قیام سے معلوم ہوا کہ آپ اونکے صاحبزادہ ہین
اور جانشین اور وہ حضرت کہ جنکا نام یہان تک لایا اندرون حجرہ تشریف رکھتے ہین الغرض وقت

معینہ پر قدمبوسی حاصل کرکے خاصان خدا مین شامل و واصل ہوے اور ریاضت و مجاہدہ اوسکی نسبت
سے اختیار کرکے تھوڑے ہی زمانہ مین کامل اکمل ہوگئے اور اوس روز سے حافظ مینا زمانہ مین مشہور
ہوے مرقد شریف قصبہ بکنپور مین واقع ہے الغرض اسی ضمن مین اکثر قائم سلطان ابراہیم شرقی
و نیز دیگر رؤساے شہر و ملک العلما وغیرہ مشتملبر اشتیاق حصول فیض صحبت و برکت مع تحفہ و تحائف
وارد و صادر ہوے اور متمنی زیارت والا تھے کہ کسی عنوان حضور پر نور السرور قدوم میمنت لزوم سے
اس سرزمین کو مطرا و معطر اور دیدہ مشتاقان جمال باکمال کو انوار تجلیات سے روشن و منور فرمائین
حضور بنظر ایفاے وعدہ اپنے جانشین حضرت سید ابو تراب قصور قدس سرہ کو زیب سادہ چھوڑ کر
عازم جونپور ہوے لکھنؤ مخیم سرادق فضل و کمال او مضرب خیام جاہ و جلال ہوا اور پرتو خورشید
خرق عادات اور روشنی فضائل کمالات اوس برگزیدہ معبود کے محیط عالم ہوئی اور انوار خصائل
مولاہی صاحب لوا دلہاے اہل بصیرت پر تابان و لامع ہوے ہر سمت سے مخلوق شوق حصول
زیارت و ذوق وصول سعادت مین حاضر دربار ہوکر تمناے خاطر خواہ سے ہمدوش و ہم آغوش
ہونے لگے اسی ضمن مین حضرت شیخ الطریقہ شیخ مینا قدس سرہ با صفاے خبر رونق افروزی فیض بخش
مولانا و مرشدنا حضرت سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ کے حاضر دربار ہوکر مراسم خدمت
واطاعت بجا لاے ایکروز باتفاق جسمہ کمال عنایت و مرحمت سے آپنے شیخ مینا کی نسبت
ارشاد فرمایا کہ وہ قابل اسکے ہین کہ یہانکے صاحب ولایت کیے جائین اور انتظام و انصرام شہر
انھین کو دیا جاے بعد اوسکے اہل حوائج کیطرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا کہ اب یہان کے قطب
شیخ مینا کیے گئے ہین تملوگ اپنی حاجتین اونسے رجوع کرو چونکہ اوسوقت تک فضائل شیخ مینا کے
لوگون کی طبیعتون مین جاگزین نہوے تھے اور کوئی اونسے واقف بھی نتھا اس نظر سے آپنے
حاضرین وقت کو ہمراہی سالک حقیقت شیخ العصر حضرت قاضی شہاب الدین قدس سرہ کے
شیخ مینا کے پاس روانہ کیا اور ایک جانماز تبرکا ہاتھہ قاضی صاحب موصوف کے اونکو مرحمت
فرمائی قاضی صاحب اس عطیہ حضرت قطب المدار کو لیکر پاس شیخ مینا کے تشریف لیگئے شیخ نے

جب یہ عنایت و عاطفت و الاجمال خود معائنہ فرمائی تو نہایت خوش ہوے اور حلیہ جناب کو سر پر
رکھکر فرمانے لگے کہ ای پروردگار بقصد ق اس مقتلہ کے بدعاے درماندگان اس جماعت کے عقدہ کشائی
فرما چنانچہ بطفیل اس دعا کے اسی دن لوگونکی مطلب برآری ہوئی اور حاجتین برآئین اس حلیہ کا شکریہ
ادا کرنیکی غرض سے اور حصول فیض صحبت و برکت کی نظر سے شیخ مینا پھر حضور مین رہکر افتخار سعادت
چندروز حاصل کرتے رہے یہ وہ سعید ازل تھے کہ وقت ولادت سے ہمیشہ مشمول عواطف حضرت
قطب المدار رہے جیسا کہ بعض مورخین نے لکھا ہی کہ حضور نے انکی ولادت کے وقت ارشاد فرمایا
تھا کہ یہ سعید ازل صاحب ولایت ہوگا چنانچہ پورا قصہ یون منقول ہی کہ جب حضرت قطب المدار جونپور
سے افادہ عام فرماتے ہوے اور رحمت حق کا مینھ برساتے تازگی بخش لکھنو ہوے اور خلائق بیشمار
گروہ گروہ متبرکہ جمع ہوکر کاسہ مراد شربت مقصد سے لبریز کرنے لگے ماہ رمضان المبارک کی آمد ہوئی
یوم السلخ کو ابر بکثرت تھا رویت ہلال نہوئی صبح کو اژدہام اہل اسلام ہوا اور دربارہ صوم کے استفسار
کیا کہ آیا ہم لوگ افطار کرین یا صائم رہین آپ نے ارشاد کیا چندے توقف کو راہ دو کہ ناگاہ ایک
پیرزال خستہ حال حاضر ہوئی اور کہا ای مقبول بارگاہ بیچون و بیچگون آج ایک بچہ پیدا ہوا ہی وہ شیر سے
رغبت نہین کرتا ہی سخت تردد ہی آپنے فرمایا کہ تا قیام ماہ صیام اسکا یہی حال رہیگا شام کو دودھ
مغرب کے وقت پیے گا اور دن بھر صائم رہا کریگا تم مطمئن خاطر رہو کوئی مقام اندیشہ کا نہین ہی یہ
لڑکا با خدا صاحب ہدایت ہوگا چنانچہ ویسا ہی ظہور مین آیا اور وہ لوگ جو حاضر تھے بغور معائنہ
اس حال کے اور باصفای کلام بشاشت القیام کے نہایت مسرور ہوے اور شاد و شاد فائز المرام
ہوکر اپنے گھر کو آئے سبحان اللہ کیا اپنے خاص بندہ و نیز نوازش ہے کہ ہنوز اس حالت مین ہین گر
ف الست از ازل ہمیان شان بگوش * بفریاد قالوا بلی در خروش * اپنی استعداد ازلی
سے اس حالت کو پہونچے اور رہنماے خلائق ہوے آخرش حضور نے نماز عید پڑھکر عنان عزیمت
جانب جونپور کے منعطف فرمائی استقبالاً سلطان ابراہیم مع ارکین سلطنت و ملک العلما و دیگر
معززین شہر کے حاضر حضور ہوکر شہر مین لے گئے اور اپنی خلوص نیت اور صفاے طینت کی توجہ سے

سعادت گوناگون حاصل کرتے رہے اور چندے ہنگامہ رشد وارشاد وہان گرم رہا ایک مرتبہ
شیخ عیسیٰ جونپوری شاگرد رشید حضرت ملک العلماء نے شہنشاہ والا تبار حضرت قطب المدار سے استفسار
کیا کہ آپ آب وطعام سے رغبت نہین فرماتے بالکل اکل وشرب سے ملتفت ہی نہین ہوتے انسان
کی بقائے حیات غذا پر موقوف ہی مقام حیرت ہی کہ مین نے اس جناب مین کبھی تذکرہ بھی غذا کا
نہین سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تلاوت قرآن مجید فرقان حمید اسطور سے کرنا چاہیے کہ نقوش حروف
کلمات شریف قوت جسم عنصری اور مضمون پاک قوت روح ہو جائے سو بفضلہ وکرمہ مناسبت اوسکی
اللہ صاحب نے مجھکو عطا فرمائی ہی حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت سے ایام قحط مین چھ ماہ
تک خواہش بھوک کی نہوتی تھی مستغرق معرفت کردگار اگر انوار تجلیات پروردگار مین محو در محو ہو
اور طعام ملکوتی اوسکی غذا ہو جائے تو کیا عجب اور سالک مقام صمدیت مین جب پہونچتا ہی تو اوس سے
پابندی ستہ ضروریہ کی ترک ہو جاتی ہی ایکروز حضرت عیسیٰ جونپوری ممدوح نے ایک بال کیوڑہ کی
پیش کی آپ نے اوسکو واپس فرمایا شیخ نے عرض کیا کہ رد طیب درست نہین آپ نے فرمایا بیشک
اگر جائے مشکوک سے نہو اس بارہ مین شیخ نے طلاقت لسانی کو زور دیا بمشیت ایزدی اوس
بال نے آپکے بیان کی شہادت دی شیخ محجوب ہوئے اس کرامات کے وقوع سے حاضرین اور بھی
مستحکم الایمان اور قدرت قادر توانا کے معائنہ سے اور زیادہ محکم الاسلام ہو گئے ایک جماعت داخل
حلقہ اسلام ہوئے وہ گروہ بتقریب سوداگری فروکش تھے انس کرامات عجیبہ وغریبہ کے ظہور سے
تصدیق کیا کہ یہی اسلام سچا ہے اور درست ہی اللہ جل شانہ نے خلقت ولی اللہ کی مثل خلقت عوام
کے قلم قدرت سے صفحہ ہستی پر نہین ارقام فرمائی بلکہ اپنے اون پیارون کی شان مضمون اَوْلِیَائِی
تَحْتَ قِبَائِی لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِی سے بڑھائی ان لوگون کو ایک قسم کی ایسی خصوصیت عطا
کر رکھی ہی کہ وہ اورون نہین تخلیق ہوئی اور انکی ایسی حالت ہی جیسے بچے شیر خوار کہ سوائے
اپنی مان کے دوسرے کی پروا نہین رکھتے اور جیسے پرند کہ شام کے وقت اپنے مقام سیر وطیر سے
متوجہ طرف آشیانہ کے ہوتے ہین اوسوقت سوائے دھیان آشیانہ کے مطلق کسیکا خیال وخدشہ

اپنے دل مین نہین رکھتے علی ہذا یہ اپنے معبود حقیقی کی ندائے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جوش مین اور
نوائے قَالُوْا بَلیٰ کے خروش مین محو و محو ہین انکے حالات اہل دنیا نہین جانسکتے کہ انکے کیا
معاملات ہین اور انکا کام کسن بات پر ٹھہرا ہوا ہے **نقل ہی** کہ ایک مست نشۂ وحدت سے
سرشار اپنے جامہ سے بے جامہ پھر رہا تھا کہ ناگاہ ایک سالک حقیقت کا سامنے سے گذر ہوا چشم
دو چار ہوئین اسرار کی باتین کھلنے لگین سالک نے کہا کیا حال ہی کسکے ناوک خیال نے خستہ حال
کیا ہی جواب دیا حاضر و ناظر ہی اور ایک نعرہ آہ کر کے زمین پر گر گیا اور تڑپ تڑپ کر سر کو ٹکراتا
تھا اور کہتا تھا مین ایسے شاہد کا عاشق ہون کہ اگر اوسکی ایک جھلک پہاڑ پر پڑے یا آسمانون
کی نظر سے گذرے پھٹ جائین جلکر خاک ہو جائین اور اوسکی ایک رمق دیکھ نسکین آخرش
رو رو کر بیتاب اور مغلوب الحال ہو گیا اور اوسنے گر کر تمام جسم اپنا چور چور کر دیا اور ایک آہ کے ساتھ
واصل بمعشوق حقیقی ہو گیا فانوس خاکی کہ بے شمع کر کے اپنے مرجع سے مل گیا سیاح بیدای جبروت
سیاح دریای لاہوت ایک چشم زدن مین کہانسے کہان پہونچتے ہین عرش کو چھوڑ جوہر سے ملجاتے
ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جب تیر لگا ہی تو آپ نے شدت درد سے نکالنے نہین دیا رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی حالت صلوۃ مین فرمایا کہ ہان اب کھینچ لو چنانچہ نکال لیا گیا اور مطلق
صدمہ اذیت شیر خدا کو نہوا نماز مین یہ عالم استغراق ہوتا تھا پراگندگی وساوس و تخیلات ناقص کا
ان لوگون کے دلونمین گذر نہین ترددات و توہمات یگانہ و بیگانہ پر نظر نہین ہر دم مشاہدۂ انوار
الٰہی سے مسرور ہر لحظہ نشۂ عشق حقیقی سے مخمور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضوری کے بارہ مین
ارشاد فرمایا ہی کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ اور جب حضوری قلب نہوئی تو نماز کہان اور جب
نماز نہوئی تو فرض کب ادا ہوا یہ بار گردن پر رہا اور صاحب باطنون کی نماز پابندان وساوس کے
پیچھے نہین ہوتی جیسا کہ ایکروز جامع مسجد جونپور مین آپ واسطے ادائے نماز کے گئے اور پیش امام نے
تکبیر تحریمہ کہکر نماز شروع کی معًا آپ علٰحدہ ہو گئے ملک العلما نے بعد نماز آپ کی فرودگاہ پر حاضر
ہو کر کہ جہان آپ نے نماز پڑھی تھی وجہ علٰحدگی استفسار کی آپ نے فرمایا لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

نماز بغیر حضوری دل کے نہین ہوتی اور عرفا کے نزدیک حضوری ویکسوئی ہونی لازم وواجب ہے ہمہ بیوش امام
کو تھی مقتدیون کی نماز امام کے تابع ہوتی ہی اور جن لوگون کو اس سے واقفیت نہین مجبور ومعذور
ہین پیش امام سے جو دریافت کیا تو اقرار کیا کہ واقعی اوسوقت مجھکو خیال ضرور گذرا تھا کہ میری
گھوڑی نے بچہ جنا ہی اور کھونٹا مُنھ کھلا ہے ایسا نہو کہ اوسمین گر پڑے اور مفت ضائع جاے
ملک العلما نے کہا بھلا کیونکر نماز ہوتی جب امام کی یہ حالت تھی علی ہذا کرامات عجیبہ وخرق عادات
غریبہ بیشتر وقوع مین آئی لائق گنجائش ان اوراق کے نہین المختصر بعد تکمیل مریدین وسترشدین
عازم مکنپور ہوے مفارقت والا باعث ملال دلہاے خصوصیت اندیش وضمیرہاے مودت کیش
اہل معرفت ومخلصت ہوئی ہر شخص چاہتا تھا کہ حضور یہان سے کہین تشریف نہ لیجائین یہین قیام
فرمائین مگر چونکہ مردان خدا محبان آلہ محض رضا جوے برضاء اللہ ہر دم رہا کرتے ہین لہذا اون
لوگون کو کلمات تسلی وتشفی سے سمجھا بجھا کر اور وصیت فرما کر رخصت کیا اور آپ وہان سے کنتور
تشریف لاے قاضی محمود باصدار قدوم میمنت لزوم حضور نہایت مسرور ومخلوظ اور قدمبوسی والا سے
مفاخرت اندوز ہوے آپنے عنایات بیغایات سے اونکو سرفراز فرمایا کسی وقت قاضی صاحب نے
موقع پا کر التماس کیا کہ اگر گستاخی معاف فرمائی جاے تو کچھ عرض کرون حضور نے فرمایا کہ ہان وقت
جوش دریاے رحمت الٰہی ہی اونھون نے اولاد کی درخواست کی کہ ایک لڑکا صاحب مقامات
نیک صفات اگر اوسکی عنایت سے عطا ہو تو بقاے نام اورسبب یادگار عالم ہستی مین رہے آپ
نے دعا دی کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ صاحب مقامات تجھکو اللہ پاک ایک لڑکا عنایت فرمائیگا کہ جسکے سبب
سے تیرا نام روشن رہیگا اوسکا نام مصطفیٰ مدار رکھنا اور مجھکو اوسکے پیدا ہونیکی خوشخبری پہونچانا چنانچہ
ببرکت دعا اوس محبوب عزوجل کے حضرت مصطفیٰ مدار رحمۃ اللہ علیہ عالم ظہور مین رونق بخش ہوے یہ بزرگ
بہت بڑے اجلۂ روزگار تھے مرقد شریف قصبہ کنتور مین واقع ہی خرق عادات اور کرامات باہرات
انکے مشتہر زمانہ ہین حضور نے وہان سے عزم فرمایا اور تعمیل امر حق مین سعی فرماتے اور ہدایت
وارشاد کا رنگ جاتے مکنپور کو رشک گلزار ارم اپنے فیض مقدم سے بنایا اور اپنی صاحبزادی نخست جگر

حضرت سید ابو تراب تخلص گوگلی سے لگا یا اب اجماع خلائق اور اژدہام اہل حاجت کا دربار والا مین عدد
ولا تعد ہونے لگا ایکروز حضرت خواجہ ابو الحسن طیفور قدس سرہ تفریحًا و ہدایتًا جانب جنوب مقام سنبدمن
مین تشریف لے گئے ایک جوگی کو دیکھا کہ معلق ہوا مربع نشین نہایت صاحب استدراج ٹھہرا ہوا آپکے
انکا قریب ہونا اور اوسکا بے تحاشا زمین پر گرنا متحیر ہو کر اوسنے ایک سوال کو جو فقر کا بزبان
سنسکرت حضور مین عرض کیا وہ اپنے ذہن مین سمجھا تھا کہ آپ آشنائے زبان ہندی نہونگے
مگر چونکہ کرامت اولیا حق ہے فورًا جواب دیکر دوسرا سوال اوسی زبان مین اسرار معرفت حقیقت
کا آپ نے دریافت کیا عدم واقفیت اوسکی باعث خفت اور جواب معقول اپنے سوال کا باعث
ندامت ہوا اور اس کرامات کے معائنہ سے اوسکا دل پانی پانی ہوگیا اپنی مشقت وریاضت
کو بھول گیا اوسیوقت داخل زمرۂ اہل حق ہوا آپ اوسکو تلقین فرما کر اپنے ہمراہ لیے ہوے
سرکار مین حاضر ہوے اور اوسکو نعمات غیر مترقبہ سے سرفراز کرادیا اوسنے چاہا کہ مین چوکی طلائی
آپ کیواسطے تیار کردون آپنے ہنسکر فرمایا کیا ضرورت ہے سب یکسان ہے جب سالک اپنے
کمال کو پہونچ جاتا ہے تو اوسکی نظر مین خاک وطلا و سنگ و لعل بے بہا برابر ہے ایکروز حضور کی آستین
مبارک سے چند قطرات آب ٹپک پڑے ناظرین با تمکین پاس ادب کچھ کہہ نسکے اور غور مین
ہوے آپنے اونکے خطرات پر واقف ہوا ارشاد فرمایا کہ یہ سر بعد چندروز کے دریافت ہو جائیگا
چنانچہ چہہ ماہ کی مدت مین ایک تاجر حاضر ہوا اوسنے سارا حال کہہ سنایا کہ میرا جہاز تباہی مین
آگیا اور میرا مال قریب تھا کہ تلف ہوجائے مین نے حضور کو یاد کیا حضور کی اعانت اور امداد سے
میرا مال بچگیا اور جہاز گرداب غرق سے نکل گیا نصف مال مین نے براے نذر نکال لیا تھا وہ اب
پیشکش حضور ہے آپ نے اوس مال کو متوسلین کے حوالہ کیا اونھون نے مساکین وغیرہ کو
طلب کرکے اوسیوقت اوسکا سہم کردیا غرض اسیطرح ہر روز کرامات عجیبہ وغریبہ ظہور مین آتے تھے
اسی عرصہ مین ایکروز حضور نے کچھ ایسے کلمات ارشاد فرمائے کہ جس سے شیدایان جمال باکمال
حضرت کو آپکی حیات ظاہری کیطرف سے یاس طاری ہوئی اور اوس روز سے حضرت قدس سرہ

نے طالبان حق کو جو شرف اندوز مفاخرت خدمت تھے علیحدہ علیحدہ خلوت مین طلب فرما کر نعمت خاص وعطاے خرقۂ خلافت واجازت بیعت سے معزز فرما کر جا بجا واسطے ہدایت خلق اللہ کے مامور فرمانا شروع کیا اور جمادی الاول کی سترھوین تاریخ سنہ ۸۳۸ھ کو سعادتمندان خدمت سے ارشاد ہوا کہ چند سبوچے نئے یعنی کورے گھڑے دریای ایسن سے بھر کر حجرہ مین رکھدو کہ آج سفر وصال محبوب مطلوب حقیقی درپیش ہے درباب غسل وتکفین کے پوچھا گیا فرمایا کہ منتظر رہو کہ حسام الدین سلامتی آئیگا اوسکے ہاتھونسے یہ کام انجام پائیگا سب کے سب سربگریبان تحیر ہوکر بیٹھ رہے کہ بجا آوری حکم کی ضرور ہے مگر حسام الدین کا فی الحال جونپور سے آنا مقدور بشر سے دور ہے پس حضرت نے دروازہ حجرہ کا خود بند کرلیا اور مشغول بحق ہوے بعد چند ساعت کے اندر حجرہ سے آواز آئی کہ شاہ مردانہ بحق پیوست۔ جو بات سینہ حقائق سفینہ ارباب صفوت سے زبان پر آتی ہے خبر صدق وقوع کی لاتی ہے چنانچہ حسام الدین سلامتی اوسیدم حاضر آکے اور خدمت غسل وغیرہ بجا لاے بجماعت حضار نماز جنازہ علے وجہ السنت ادا کرکے قالب عنصری کو کہ خزانہ برکات ہے حجرہ مین دفن کیا۔ شیخ عبدالرحمن چشتی لکھتے ہین کہ یہ امر مردان غیب کے ہاتھون سے ہوا حاضران بیرون حجرہ نے لاش کو مغسول ومکفن پایا

انتہے کلامہ واللہ اعلم بالصواب ہ

اللّٰھم اغفرلی ولوالدیّ ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات انک سمیع مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین ہ

تمت الکتاب

بعون اللہ الملک الوہاب

قصیدہ از نتائج طبع وقاد جناب حاجی الحرمین الشریفین مولانا حاجی محمد عبد الرحمٰن خان المعروف بہ محمد محب اللہ خان صاحب رئیس مراد آباد

دررُخ چو غنچہ مسند نشینِ صدر سحور
نقاب چہرۂ تاریکیِ شبِ دیجور

سیاہی چو سیہ نامۂ سیہ کاران
ززلف پرخمِ مشکینِ شب شود کافور

برآورند عندلیبان بجر ہندسہ زو
دُرِ یتیم شمار سنین و ماہ شہور

شوند بہر تلاش معاش در تگ و پو
بکوے مقصد و مطلوب خود اناث و ذکور

بلند کرد مؤذن چو بانگ یا حی را
باہل نوم اثر کرد کانچنان دم صور

ز درج چشم برانداختم چو گوہر خواب
زدم بچاک گریبان ایقظ دست شعور

بہ پیشگاہ بسیر وحوش ذکر طیور
شدم چو سرد بآویزش دل رنجور

دلے ز سوز غم و درد شعلہ افروزی
دو چشم نرگس مستم بجام غم مخمور

پری شمائل عشوہ گرے و آہو رم
بناز چابک و غمزہ ستم جمال چو حور

قمر جبین و پری پیکر و تدرو خرام
بعشوہ فتنہ گر و دلربا بہ حسن چو حور

بجلوہ دلبر و طاؤس زیب مرغکِ خرد
کہ بود پر بہوا مثل بچۂ عصفور

نگہ ز چشم بہ سویش رسید و بازگشت
دلم ربود سپردم چہ کورنش از دور

صفیر زد کہ منم مرغ آشیانۂ قدس
بری ز فتنۂ دہر و رہا ز دام فتور

منم منتج صمدی و مسکنم ملکوت
خمیر کالبد من مخمر ست از نور

ز مکر دانہ مرا میدہی تو اے گستاخ
خیال خام مپز نیستم ز جنس طیور

منم رسول الٰہی و ہاتفِ غیبی
برای داد تو اکنون رسیدم از رہِ دور

برائے درد دل غمزدہ کنم درمان
نہم بزخم جگر تا کہ مرہم از کافور

رسید وقت مدد مژدہ باد اے غمگین
کہ شد خطاب صمد اِنّ سعیکم مشکور

شود ز گوهر مقصود دامنت پر دُر
سپرده ایم بدو کارخانهٔ کونین
شده بخاک مکنپور آستانهٔ او
ز نور رشد و هدایت جهان منور گشت
شهی که تاج کرامت بفرق او زیبد
بیک نگاه غضب مدل او اگر بیند
هر آنکه گوشهٔ چشمش رسید ز روز غنا
بخط منشی تقدیر خط نسخ کشد
زهی کرامت جود و سخی سخا و کرم
مزار اوست چو آئینهٔ جمال احد
شود جمال رخش را کلف ز موی سیاه
به قبر اش همه دم جلوه بخش و نور افزا
نثار صحن درش صد بهشت از رضوان
به کنج سینه نهان دارد آنچنان صد
چو از مهب صلاحش دز دشمال ورع
چو از براے شفاعت علم بر افرازد
بکام دهر مذاق کرم اگر بخشد
شنو تو اسم گرامیش را بدیع الدین
چو نام نامی او حرز دل شود ای کاش
بگوش خورد چو این مژدهٔ نشاط افزا
شها تو دانے که با نسبت بندا ساہم

برو بدرگه ملجا و مرجع جمهور
نموده ایم در جمله گنج را گنجور
که جبهه سائی درش گشت قیصر و فغفور
ز فیض مقدم او خاک گشت دار الکو
بسدرجاه ولایت هم اوست صدر صدور
بیکدگر شود آمیزه همچو سایه و نور
لگد بملک سلیمان اگرچه بود چو مور
اراده اش که منم آمرد توئی مامور
که ذره چشم زن خور شود ز کثرت نور
غلاف قبر بود صفحه ز آیهٔ نور
بخاک روبی درگه کند چو حور قصور
تجلیے که تحمل نکرد موسے طور
کند شود چو نصیبش نگاه چشم شعور
ز راز ها که تحمل نکرد دیش منصور
هوا شود اثر سکر از مے انگور
امان دهد همه عصاة را به یوم نشور
ز نیش زهر چکد نوش عسل از زنبور
صریح گفته ام اکنون اگر نئی تو صبور
عذاب گور نه بینند جمله اهل قبور
شگفت غنچهٔ خاطر چو گل ز باد سحر
ز جبهه سائی خاک در تو ام معذور

بکام دل بزبان حافظ حزین زدہ — کہ بامراد شود حاضر مزار حضور
گدائے درگہ تو ہستم اے شہ ذیجاہ — زبارگاہ خودم تا بکے تو داری دور
مرا جفائے فلک جور ہای دوران ساخت — ضعیف و عاجز و بیتاب و ناتوان مجبور
نیم اگرچہ سزاوار عفو و قابل رحم — کہ از خمار مے جرم مستم و مخمور
مے دریغ نباشد گہے ز لطف و کرم — نگاہ لطف سلیمان اگر کند بر مور
کشاد چرخ ستمگار و سفلہ دست جفا — چنانکہ باز بگیرد بچنگ خود عصفور
کنون نماند مرا تاب صبر و طاقت ضبط — گرہ کشائے کہ حلال مشکل مشہور
بحال خستہ من رحم کن برای خدا — نمود چرخ مشعبد ز درگہت مہجور
چو صیقلے کہ زداید ز جرم آئینہ زنگ — ز گریہ ہائے فراوان خود شدم مشکور
چو دستگیری دست عنایت گردد — ز غرق ورطہ طوفان باز کرد عبور
عجب کہ کشتی من از تلاطم امواج — غریق لجہ اندوہ گشت و شد مجبور
رہان ز بند دو عالم کہ تا بکے مانم — ز نفس خویش گرفتار دام حیلہ و زور
نثار رنج سرای فنا شکست دلم — بدہ تو جام مے ناب از شراب طہور
نہ مطلب ست ز جنت نہ از نعیم غرض — من از تو قرب تو خواہم نہ اطلس و سنقور
ز لطف عام تو محروم تا بکے مانم — ز بذل جود و کرم عالمے چو شد معمور
اگرچہ نیست شعور ثنائے مدحت تو — چہ تاب وصف ترا گر کسی کند مسطور
مگر نمودہ ام از تو ثنائے تو گدیہ — وگرنہ بود مرا اینچنین کجا مقدور
ز رہنمائے توفیق تو کنم تحریر — نیم بزور ثنا گستری خود معذور

امید حافظ غمگین کہ ہدیہ اش گردد
بہ بارگاہ ملائک مآب تو منظور

قصیدہ از نتائج افکار جناب حافظ محمد کبریا صاحب قادری المتخلص بہ نیر زمین میرٹھ

نیز بکرم امید دار ست ۔۔۔ گر زخمِ تیرِ الم جگر فگار ست

هر دم دل من در اضطرار ست ۔۔۔ وز رنج و الم با انتشار ست

چون هست فدای خاک راهت ۔۔۔ خواهان نعیم و اقتدار ست

از دار شفا شفا عطا کن ۔۔۔ گر در زخم جگر تحیف و زار ست

از دستِ تطلبش امان ده ۔۔۔ کین پیر فلک ستم شعار ست

چهره بکشا نقاب بردار ۔۔۔ چشمش براهت در انتظار ست

یکدل که بصد بلا هم آغوش ۔۔۔ یک جان بهزار انتشار ست

یک جسم به تیر فکر غربال ۔۔۔ یک سینه بداغ لاله زار ست

پا هست دوتا کمر شکسته ۔۔۔ بیکار دو دست هم زکار ست

از بیس دماغ رفته خوابش ۔۔۔ چشمش ز غبار رنج تار ست

گه فکر معاش و گه معاد ست ۔۔۔ گه بر دل و جانش انتشار ست

گه درد سر ست و گاه پهلو ۔۔۔ از درد شکم گهی فشار ست

از بخت بدم دو گوش کر شد ۔۔۔ و از گریه دو چشم آبشار ست

تولید ریاح در پیچ امعا ۔۔۔ بر طبع ملول ناگوار ست

از غلبهٔ ضعف پا شکسته ۔۔۔ بر توسن یاس و غم سوار ست

از چنگل گرگ پیر چرخش ۔۔۔ تن پاره دل و جگر شکار ست

مهمان تو اے شهِ غریبان ۔۔۔ پژمرده دل و جگر فگار ست

چشم بکشا و لطف فرما ۔۔۔ رنجور و علیل بس نزار ست

از رنج و تعب رهان برایش ۔۔۔ کو سرور و صاحب دثار ست

هیهات که جنس مزرعهٔ دل ۔۔۔ پامال ز دستِ روزگار ست

نے مونس و نے شفیق و غمخوار ۔۔۔ گر هست مرا شهِ مدار ست

ای قطب مدار دست من گیر	ہوش از سر و جان ز دل فرار است
ای غوث صمد بگیر دستم +	پای من بندہ رعشہ دار است
ابر کرمی و کان جودے	عالم ہمہ از تو نوبہار است
کافر ہمہ بستہ موبمویند	زلف تو عجیب پیچدار است
آسان بر بست مشکل من	نیم نظرت مرا بکار است
در دست کرامت تو ای شاہ	ہر سنگ چو لعل آبدار است
از لطف تو این گوشہ کلاہم	بر ذرہ بچرخ افتخار است
از فیض دمت دمیدہ گلشن	افسردہ ز تفِ شرار نار است
دریا ز عطای تو ہمہ دُر	قطرہ ز نوال تو بحار است
شیدای رخ تو ام ز میثاق	از ہر دو جہان مرا چہ کار است
یک جرعہ بدہ ز آب حیوان	جان و دل من در اضطرار است
یک نیمہ نظر بحق طیفور	یک چشم بہ بین چہ حال زار است
طاقت بزبان و دل ندارد	در وصف تو بندہ شرمسار است

نیر لقبہ دوغ چون نتابد
مدحت گر حضرت مدار است

ولہ زید مجدہ

دُرِ مضمون بنام او نثار است	کہ ملک معرفت را تاجدار است
می عرفان برامش خوشگوار است	ہمیشہ بیخود او ہوشیار است
ببوی زلف او عنبر نثار است	بہر مویش فدا مشک تتار است
مزارش مہبط اقطاب دوران	چگویم وہ چہا شان مدار است

اگر پرسند شیر نام پاکش — بگو حضرت بدیع الدین مدارست
بهر اوصافش چنان رطب اللسانم — که گوئی از فیوض کردگارست
به بزم شرع باشد مسند آرای — بمیدان طریقت شهسوارست
هجوم صوفیان گرد مزارش — نزول قدسیان لیل و نهارست
به بستان ازل آزاد سروی — بباغ آفرینش گلعذارست
جمالش پرتو نور الهی — دلش اسرار حق را رازدارست
که دارد تاب دیدارش ز مردم — به پیشانیش نور کردگارست
بیا ای بلبل رضوان و بنگر — چه سان بر روضهٔ پاکش بهارست
گل مقصد بدامان چون نچینم — که گلستانش همیشه نوبهارست
ز من نام و نشانش را چه پرسی — مکن پورا ز قدرش نامدارست
چرا نام بدیع الدین نخوانم — که ما را حرز جان و هم حصارست
دران کشور خدایش سروری داد — که ذوالقرنین آنجا پاسدارست
چنان قطبی ز اوتادی بذاتت — طناب خیمهٔ چرخ استوارست
طریقت را ز پایت پایداری — اساس شرع از تو استوارست
بدیدار توام چون قیس و وامق — مرا با لیلی و عذرا چه کارست
تفرج کن گهی در گلشن دل — ز هجرت سینه ام رشک بهارست
جمال پاک او را هر که بیند — ز دنیای دنی او را چه کارست
عطا و جود خود را کار فرما — کریمی و کریمیت کردگارست
اگر تو مرتضی را نور عینی — غلام درگهش این خاکسارست
بحق پنجتن شو دستگیرم — فتاده در رهت این خاکسارست
اگر گردد قدم ریزی بغیر قم — مرا در دین و دنیا افتخارست

به پشتیت مستمندان حاجت آرند
تو گنج فیض را گنجینه داریست

فراقت دشنه دردم به پهلو
چنان زد دل نزار و بیقرار است

بنه از لطف و احسان زود مرہم
که از جرح الم سینه فگار است

بناکامی دران وادی فتادم
که ہوش و صبر و طاقت را چه کار است

مبارک مدح سلطان شاعران کو
بحمد اللہ که ممدوح مدار است

بگرداب فنا افتاده شہیر
اگر دستش بگیری رستگار است

تمت

خاتمة الطبع

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ کتاب نایاب فروغ دہ نور ایمان
مختصر البیان مشتمل بر حالات حضرت قدوة السالکین زبدة
العارفین سیدنا سید **بدیع الدین** قطب المدار عرف
حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ من تالیف و حذف من
جناب منشی مولوی **محمد امیر حسن** مداری المغفور نے
بن شاہ حسین بخش مرحوم ماہ ربیع الاول
[illegible] ہجری کو اہتمام سے ناچیز
محمد عبد العزیز کے مطبع عزیزی
واقع کانپور میں
چھپی فقط

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم — شجرہ — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الٰہنا بحق حضرت احمد مختار — بحرمت قبلۂ کونین حیدر کرار
بحسن خلق حسن کز طفیل میلادش — چو شمع شد بصر بصرہ مورد انوار
بحب پاک حبیب محب پاک سرشت — کہ بود مین عجم را وسیلۂ ابصار
بدرد درد دل بایزید بسطامی — کہ داشت بسط بفیض از حبیب نادرکار
بقرب زبدۂ اہل صفا یمین الدین — بہ محرمیت طیفور محرم اسرار
بہ احترام جناب شہ بدیع الدین — کہ شد بہ دہر ملقب باسم قطب مدار
بورع حضرت ارغون کہ خاک مدفن آنحضرت او — جلای مردمک دیدۂ اولی الابصار
بخلق عام خلیق جہانیان محمود — مکرم عرفا نیر سپہر وقار
باتقا و ریاضات خواجہ داؤد — کہ داشت دررہ تو بالعشی والابکار
بنور قلب سراج زہد خواجہ چاند — کہ ہست پرتو فیضش چو شمس در اقطار
برہنمائی آن ہادی رہ ارشاد — خلیل کعبۂ عرفان شہ جمالمدار
بزہد حامد حق آنکہ تاج محمود است — کہ ہست درۃ الاکلیل فرق زہد شعار
بحق خواجہ احمد کہ از قیام شبے — بیافت رتبۂ مستغفرین بالاسحار
بخلق مظہر خلق اتم خلیق اللہ — کہ خلق داشت چو اخلاق احمد مختار
بورع زہد عبادات شاہ کرم اللہ — کہ اکرم العرفا بود و محرم اسرار
بآنحضور محمد کہ با حضور تمام — بطاعت تو درآورد لیل را بنہار
بہ فیض بخشی مہر سپہر جود و عطا — کلیم طور طریقت شہ جمالمدار
بزہد قبلۂ دنیا و دین تمیز الدین — معین دین متین ہم مؤید ابرار
بہ بخش جرم و گناہم بدہ محبت خویش — کہ تا شویم ز اہل نجات روز شمار

شجرہ اُردو

یا الٰہی شافع روز جزا کیواسطے — رحمت عالم محمد مصطفیٰ کیواسطے
مکر شیطان سے بچا لینا بوقت جانکنی — سخت ہے جو وقت ہے شاہ ولد کیواسطے
سامع الدعوات ہے حلال مشکل تیری ذات — مشکلیں حل کر مری مشکل کشا کیواسطے

واسطے خواجہ حسن البصری کے دے حسن عمل
فضل کر مجھ پر خداوندا طفیلِ بانیم یہ
واسطے طیفور شامی کے اچھی جسم کر
رزق طیب کر عطا یارب خزانہ غیب سے
دور کر رنج والم اور عیش یارب کر نصیب
نورِ ایمان سے منور کر دے یارب دل مرا
حدت خورشید محشر سے بچانا یا رؤف
خاتمہ بالخیر کرنا یا الٰہ العالمین
عبد خاطی ہوں ترا یارب خطائیں کر معاف
آلِ پاکِ مصطفیٰ کا ساتھ یارب ہو نصیب
نفسِ امارہ پہ قادر کر مجھے ربِ قدیر
ہو رضا حسنین کی بھی یارب اولاد تیرے دوست کی
شاہ خیر اللہ کے صدقے میں خیر الراحمین
حالِ خستہ پر مرے فرما کرم ربِ کریم
التجا یارب یہی اپنی حضوری کر عطا
کر عطا یارب مجھے حسنِ عمل صبرِ جمیل
پیروِ شرعِ رسولِ پاک رکھ یارب مجھے
واسطے حضرت میاں صاحب کے ربِ العالمین
سامع الدعوات تیری ذات ہے ربِ کریم
ہو دعا مقبول مجھ بیکس کی اے بیکس نواز
نعمتِ دارین سے محظوظ فرما یا کریم
میرے مولا حشر میں رکھ لینا میری آبرو

اور حبیب عجمی ولی با صفا کیواسطے
اور امین الدین شامی خوش لقا کیواسطے
اور بدیع الدین مدار الاولیا کیواسطے
خواجہ منصور با صدق و صفا کیواسطے
خواجہ یعقوب کی فقر و فنا کیواسطے
شاہ قمر الدین احمد پر ضیا کیواسطے
شاہ شمس الدین احمد پیشوا کیواسطے
بو مبارک صاحب حلم و حیا کیواسطے
رہنمائے دین غلامِ مصطفیٰ کیواسطے
حشر میں سید محمد پارسا کیواسطے
سید عبد القادر پیرِ ہدا کے واسطے
وہ عطا فرما علی حضرت رضا کیواسطے
خیر کی توفیق ہو مجھ پر خدا کے واسطے
شاہ کرم اللہ کی بذل و عطا کیواسطے
شہ حضور اللہ علی محمد با صفا کیواسطے
حضرت سید جلال الاولیا کیواسطے
شہ تمیز الدین احمد مقتدا کیواسطے
کھول دے بابِ اجابت کو دعا کیواسطے
آسرا تیرا ہی ہے ہر بینوا کے واسطے
ہاتھ اٹھاتا ہوں ترے آگے دعا کیواسطے
اپنے فضل و رحمتِ بے انتہا کیواسطے
سرورِ دین شافعِ روزِ جزا کے واسطے

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلہ مداریہ سے متعلق کتابیں • مقالے
رسالے • فتاوے و دیگر تحریرات

مداری میڈیا سے حاصل کیجئے

Www.Madaarimedia.com

علامہ ادیب • قاری محضر علی • شہرت ادیب
خواجہ مصباح المراد • شجر علی
دیگر شعراء کے کلام

مداری میڈیا سے حاصل کیجئے

Www.Madaarimedia.com

مولانا منور • مفتی اسرافیل • مولانا ازبر علی
مولانا انتساب حسین • سید ظفر مجیب
دیگر علماء کے مضامین و تحریرات

مداری میڈیا پر پڑھئے

Www.Madaarimedia.com